تائیدِ اہلِ سنت

اعنی

حضرت امامِ ربانی مجدد و منورِ الفِ ثانی سرہندی قدس سرہ

مرتبہ

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں

ایم اے۔ ایل ایل بی۔ پی ایچ ڈی۔ ڈی لٹ

صدر شعبۂ اردو۔ سندھ یونی ورسٹی۔ حیدرآباد

قد اعتنى بطبعه طبعة جديدة بالأوفست

حسين حلمي بن سعيد استانبولي

IŞIK KİTÂBEVİ

Dârüşşefeka Cad. No: 72

P.K. 35, Fâtih - İstanbul

Telefon : 21 82 27

826

59792

Marfat.com

تائیدِ اہلِ سنّت امام

یعنی

حضرت امامِ ربّانی مجدّد و منوّر الفِ ثانی سرہندی قدس سرہٗ

مرتّبہ

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفٰی خاں

ایم اے۔ ایل ایل بی۔ پی ایچ ڈی۔ ڈی لٹ

صدر شعبۂ اردو۔ سندھ یونی ورسٹی۔ حیدرآباد

قد اعتنی بطبعه طبعة جديدة بالأوفست

حسين حلمي بن سعيد استانبولى

يطلب من المكتبة ايشيق بشارع دار الشفقة بفاتح ٧٢

استانبول - تركيه

١٣٩٧ هجرى ١٩٧٧ ميلادى

Işık Bookstore presents this
gift to your noble person

Marfat.com

حسرتا که این چرخ ناهموار ودون ... نیزه زد قلب ما پر گشت زخون
موت عالِمْ موت عالَمْ شد یقین ... عاقلانرا این نشان از یوم دین
می سزد کر خون بکرید آسمان ... بر وفات قطب عالم جاودان
از وفاتش لرزه آمد بر زمین ... چون بماند سالم این قلب حزین
مرشد ما بست برخود این نقاب ... نیست ممکن دیدنش الا بخواب
ازکه جویم بعد از و ارشاد خویش ... ازکه خواهم درد را درمان خویش
أهل ایمان أز وفاتش در ألم ... کو بیا از ابر بلا درد و غم
فرقتا وافرقتا کشتم جدا ... از حبیب خویش و محبوب خدا
عقل کل بود او ندانستم چنان ... حیرت اندر حیرتم من هر زمان
مرشدی فاضل بنزدی ما چنین ... ما بغفلت رفته بودیم آه ازین
مستفید از وی نکشتم رفت او ... تازه شد هجرت شهادت شد دوتو
کر بکریم تا قیامت سود نیست ... زانکه او باری دکر آینده نیست
ای حلمیّ قطمیر آیس مشو ... مشفق است او در پیش دائم برو
در هزار سیصد و بیست ودو بود ... دعوتش میکرد خلاق ودود
ساعتی هفتم که هجرت رو نمود ... پنج شنبه بیست ونه ذی القعده بود
ارجعی أمر الهی کوش کرد ... ترك این دار و دیار و هوش کرد
سید عالی مقام عبد الحکیم ... درجوار قرب یزدان شد مقیم
جنة المأوی مقامش شد یقین ... ماند محروم از وصالش مؤمنین
خاك باغلوم آن وجود پاکرا ... چون صدف شد تهنیت آن خاکرا
داغ بر دلها نهاد آن روح پاك ... دوستانش ماند در حسرت هلاك
این چنین حزن وألم دائم بود ... تاکه جان اندر قفس قائم بود
من چه کویم حال آن عالی همام ... کشت او منظور پیران کرام
کوی باغلوم شد مرا دار النعیم ... هست در وی سیدم عبد الحکیم

سید عبد الحکیم بن مصطفی آرواسی در ترکیه در شهر آنقره وفات یافت در قریهٔ باغلوم مدفون است « قدس الله سره الاقدس »

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہٗ العزیز
۱۰۳۴ھ تا ۹۷۱ھ کا یہ رسالہ عرصہ سے نایاب ہے، پہلے نولکشور کے مطبوعہ نسخہ مکتوبات
شریف کے آخر میں یہ شامل تھا لیکن اب وہ بھی دستیاب نہیں۔

مولانا محمد ہاشم کشمی رحمۃ اللہ علیہ کی زبدۃ المقامات (طبع لکھنؤ ۱۳۰۲ھ ص ۱۳۱)
سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رسالہ اُس وقت لکھا گیا جبکہ "ارباب تشیع دران بلاد درغایت
حشمت وجاہ بودند و بہ سلطان (اکبر) تقرب تمام داشتند و سلطان نیز بہ دین و
ارباب دین درنہایت عداوت بود و لیکن از جوشِ غیرتِ اسلام کہ حضرت ایشان
را حضرتِ حق سبحانہ عطا فرمودہ بود ملاحظۂ این واں درخاطرِ شان خطور نمی بود۔"
حضرت امام ربانی قدس سرہٗ نے بھی اس رسالہ کے شروع میں لکھا ہے کہ شیعوں
نے محاصرۂ مشہد کے وقت علمائے ماوراء النہر کے رسالے کے جواب میں جو رسالہ
لکھا تھا وہ مجھے ملا ہے اور اسکے جواب میں لکھ رہا ہوں۔ محاصرۂ مشہد دسرفا
عبدالمومن خاں ابن عبداللہ خاں ازبک، والیٔ توران (م ۱۰۰۶ھ) نے ۱۰۰۱ھ
میں سر کیا تھا اس لیے خیال ہے کہ حضرت قدس سرہٗ نے یہ جوابی رسالہ اسی سال
کے قریب لکھا ہوگا، اس رسالہ کے بعض مضامین مکتوبات شریف (دفتر اول) کے مکتوبات
نمبر ۸۰-۲۰۲ میں بھی ملتے ہیں۔ رسالہ کا نام اکثر کتابوں میں ردِ مذہب شیعہ آتا ہے
لیکن چونکہ حضرت قدس سرہٗ کی اکثر کتابوں کے نام تاریخی ہیں اس لیئے راقم الحروف
نے اس رسالہ کا نام بھی تاریخی بنادیا ہے۔ اللہ پاک قبول فرمائے۔ والسلام

احقر، غلام مصطفیٰ خان، یکم رجب المرجب ۱۳۸۴ھ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسالہ در کوائف شیعہ

الحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ مبارکاً علیہ کما یحب ربنا ویرضی والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد اکرم البشر المبعوث الی الاسود والاحمر کما یناسب لعلو شانہ ویحری وعلی الخلفاء الراشدین المهدیین و ذریتہ واھل بیتہ الطیبین الطاھرین وسائر الصحابۃ المرضیین کما یلیق بمراتبھم العظمیٰ ودرجاتھم العلیا۔

امّا بعد می گوید بندہ کہ محتاج رست برحمت خداوند واحد صمد خادم علماء اہل سنت وجماعت احمد بن عبد الاحد العمری الفاروقی نسباً کہ چوں درین ایام رسالہ کہ شیعہ در وقت محاصرۂ مشہد بعلماء ماوراء النہر نوشتہ بودند در جواب رسالہ آنہا در باب تکفیر شیعہ واباحہ قتل واموال آنہا مرمسلمانان را بود باین حقیر قلیل البضاعہ رسید کہ حاصلش بعد طی مقدمات ابلہ فریب تکفیر خلفاء ثلثہ است وذم وتشنیع حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وبعضی از طلبہ شیعہ کہ متردد این حدود بودند باین مقدمات افتخار ومباہات می نمودند ودر مجالس امراء وسلاطین آن مغالطات را شہرت واین حقیر ہر چند در مجالس ومعارک مشافہۃ بمقدمات معقولہ ومنقولہ رد آنہا میکرد وبہ غلطہائے صریحہ ایشاں

Marfat.com

اللہ ہی کے لیئے ہے بیحد تعریف پاک برکت والی برکت اثر اور اس کی منشا ومرضی کے موافق اور درود وسلام ہمارے سردار محمدؐ پر جو بزرگ ترین انسان ہیں اور تمام انسانوں کی طرف بلاامتیاز رنگ ونسب بھیجے گئے ہیں اور درود ایسی جو آپکی شانِ والا کے مناسب اور موزوں ہو اسی طرح حضرات خلفائے راشدین مہدیین پر اور آپکی پاک اولاد اور باقی صحابہ کرام پر ان کے بلند بلند مراتب و درجات کیمطابق.

بعد حمد وصلوٰۃ کے خدا کی رحمت کا محتاج وامیدوار علمائے اہل سنت وجماعت کا خادم احمد بن عبدالاحد العمری الفاروقی بروئے نسب کہتا ہے کہ انہیں ایام میں میرے ہاتھ ایک رسالہ لگا جو شیعوں نے بوقت محاصرہ مشہد علمائے ماوراءالنہر کے نام لکھا تھا اور یہ دراصل اس رسالہ کا جواب تھا جو علمائے موصوفین نے اس سے پہلے تحریر کیا تھا جس میں انھوں نے شیعہ کو کافر ٹھہرا کر ان کے قتل اور ان کے مال کی لوٹ کو مسلمانوں کے لیے جائز قرار دیا تھا۔

اس رسالہ شیعہ میں محض بیوقوفوں کو چکر دینے کے لیے چند کچے مقدمات مقرر کیے ہیں پھر پورے رسالہ کی کل کائنات یہ ہے کہ حضرات خلفائے ثلثہ کو کافر ٹھیرایا ہے اور حضرت عائشہ صدیقہؓ پر زبان ذم وتشنیع کھولی ہے چنانچہ ادھر کے بعض شیعہ طلباء ان پوچ مقدمات پر فخر ومباہات کرتے اور امراء وسلاطین کی مجلسوں میں ان مغالطوں کو شہرت دیتے تھے۔ گو میں عام مجلسوں میں اور مختلف بحثوں میں عقلی اور نقلی مقدمات

Marfat.com

را اطلاع میداد اما از روی حمیت اسلام و بموجب حدیث نبوی علی مصدره الصلوٰة والسلام که فرموده:

اذا ظهرت الفتن او البدع وسبت اصحابی فلیظهر العالم علمه ومن لم یفعل ذٰلک فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین لا یقبل الله له صرفاً ولا عدلاً۔

باین قدر ردو الزام کفایت نمی کرد و شورش سینه بی کینه تسلی نیافت و بخاطر فاتر قرار یافت که اظهار مقاصد ایشان تا در زمانیکه در قید کتابت نه در آید و در حیز تحریر فائده تام و نفع عام نه بخشد. فشرعت مستعیناً بالله الصمد الودود و هو یصین عما الیشین لما هو المولیٰ والمعین وبه التوفیق ومن عنده التحقیق۔ اعلموا احسن الله ارشادکم که شیعه امام حق بعد حضرت پیغمبر صلے اللہ علیه وآله وسلم حضرت علی را میدانند که امامت از وو از اولاد او بیرون نمیرود. وَ اِن خرجت فاما بظلم تکون من غیرهم او بتقیة منه او من اولاده وایشان باکثر طرق و تعدد اصناف بیست و دو فرقه اند و بعضی از ایشان تکفیر بعض دیگر میکنند و اظهار قبائح و شنائع آنها می نمایند و کفی الله المومنین القتال بقتالهم۔ و ما پیش از شروع در مقصود چند گروه ایشانرا بیان کنیم و بر حقیقت مقاصد ایشان اطلاع دهیم تا حقیقت مذهب ایشان بروجه اتم معلوم شود و حق از باطل ممتاز گردد۔ پس گوئیم که رئیس ۱۸ اقدم ایشان عبداللہ بن سبا

Marfat.com

کی رو سے زبانی ان تمام لغویات کی تردید کرتا اور سب کو ان کج فہمیوں کی صاف اور مکمل غلطیوں پر آگاہ کرتا مگر حمیت اسلام کا پاس کرتے ہوئے تردید و الزام کی صرف اس قدر کوشش ناکافی نظر آئی تھی اور بے کینہ سینوں کی بے چینی کے لیے یہ تسلی و تشفی کا کافی سرمایہ بہم نہ پہنچا سکتی تھی۔ پھر حضرت نبی کریمؐ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بھی پیش نظر تھی کہ آپ نے فرمایا:

"جب فتنوں اور بدعتوں کا دنیا میں ظہور ہو اور میرے اصحاب پر سب و شتم ہونے لگے تو ہر عالم کو چاہیئے کہ وہ (اس دینی مکدر فضا کے دفعیہ کے لیے) اپنے علم کا ہتھیار کام میں لائے اور جس نے ایسا نہیں کیا اس پر اللہ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوگی اور اس کی توبہ اس کا فدیہ اور اس کے فرائض و نوافل درجہ قبولیت کو نہیں پہنچیں گے۔"

یہ ساری باتیں خیال میں آتے ہی میرے دل نے یہ فیصلہ کیا کہ جب تک شیعوں کے اغراض و مقاصد کو تحریر و کتابت میں ظاہر نہ کیا جائے پورے پورے فائدے اور عام نفع کی صورت متصور نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ میں نے تحریر کا سلسلہ چھیڑا اور اس اہم کام میں اللہ تعالیٰ سے مدد کا خواستگار رہا کیونکہ وہ بے پرواہ ذات ہے اپنے بندوں کا خیر خواہ و دوست ہے، ان کو ذلت و رسوائی سے بچاتا ہے۔ سچا آقا ہے، عنایت و توفیق بھی اسی کے ہاتھ ہے، اور تحقیق ہر امر کی اسی کے پاس ہے۔

اللہ آپ کو ہدایت دے یوں سمجھیے کہ شیعہ حضرت پیغمبر علیہ السلام کے بعد امام حق حضرت علیؓ کو جانتے ہیں اور اس عقیدے کے پیرو ہیں کہ امامت ان میں اور ان کی اولاد میں سے باہر نہیں جاتی اور اگر جاتی ہے تو محض ظلم و تعدی سے جب غیر لوگ اس ظلم سے اپنا ہاتھ رنگتے ہیں یا اس صورت سے کہ حضرت علیؓ

Marfat.com

حضرت امیر او را بجانب مدائن اخراج کردہ بود وہم او گفتہ کہ ابن ملجم علی را نکشتہ بلکہ شیطان را کہ بصورت او متمثل شدہ بود کشتہ است وعلی در سحاب است رعد آواز او است و برق تازیانہ او است وتابعان عبد اللہ در سماع آواز رعد میگویند کہ علیک السلام یا امیر المومنین وطائفہ کاملیہ از ایشان کہ اصحاب ابو کامل اند تکفیر اصحاب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم می کنند بترک بیعت علی وتکفیر علی می کنند بترک طلب حق خود وبتناسخ قائلند۔ وطائفہ بیانیہ کہ اصحاب بیان بن سماع اند میگویند کہ خدا بصورت انسان است و او بتمام ہلاک می شود مگر وجہش وروح خدا در علی حلول کرد بعد ازاں در پسر او محمد بن حنفیہ بعد ازاں در پسر او ہاشم بعد ازاں در بیان۔ وطائفہ مغیرہ کہ اصحاب مغیرہ بن سعید عجلی اند میگویند کہ خدا بصورت مرد نورانی است کہ بر سر او تاجی است از نور و دل او منبع حکمت است وطائفہ جناحیہ اصحاب عبد اللہ بن معاویہ بن عبد اللہ بن جعفر ذی الجناحین بتناسخ ارواح قائل گشتند ومی گویند کہ روح خدا اول در آدم حلول کرد بعد ازاں در شیث وہمچنیں در انبیا و ائمہ تا آنکہ بعلی و اولاد او منتہی شد بعد ازاں در عبد اللہ حلول کرد و ایں گروہ منکر قیامت اند ومحرمات را حلال می دانند کالخمر والمیتہ والزنا وغیرہا وطائفہ منصوریہ اصحاب ابی منصور عجلی کہ در خدمت امام محمد باقرؓ بودہ فلما تبرا منہ الامام وطردہ ادعی الامامۃ لنفسہ میگویند کہ ابو منصور بر آسمان رفتہ بود

Marfat.com

یا آپکی اولاد تقیہ سے کام لے، شیعوں کے چند در چند اقسام واصناف کو اگر سمیٹا جائے تو ان کے فرقوں کی تعداد بائیس کے قریب ٹھہرتی ہے، یہ ایک دوسرے پر کفر کا الزام لگاتے ہیں اور ان کے بدنتائج اور بدکرداریوں کو طشت ازبام کرتے ہیں۔ سچ ہے اللہ تعالےٰ نے ان میں خود جنگ و قتال کی وبا پھیلا کر مسلمانوں کو انکے ساتھ لڑائی بھڑائی سے سبکدوش فرمایا۔ اب ہم اصل مقصود سے پہلے ان کے چند فرقوں کا بیان تحریر میں لاکر ان کے اصل مقاصد سے آگاہ کرتے ہیں تاکہ ان کے مذہب کی حقیقت پوری ذہن نشین ہو جائے اور حق باطل سے بالکل ممتاز ہو کر سامنے آجائے ان شیعوں کا سرغنہ اور گروگھنٹال عبداللہ بن سبا تھا جس کو حضرت امیر نے مدائن کی طرف نکال دیا تھا، چنانچہ یہ عقائد اسی کے دماغ کی ایجاد ہیں کہ ابن ملجم نے حضرت علیؓ کو قتل نہیں کیا بلکہ شیطان کو جو آپکی شکل اور روپ میں نمودار ہوا تھا۔ آپ ابر میں روپوش ہیں رعد آپکی آواز ہے اور بجلی آپکا کوڑا اور راسی عبداللہ کے متبعین جب گرج کی آواز سنتے ہیں تو کہتے ہیں' علیک السلام یا امیر المومنین

فرقہ کاملیہ کے افراد یعنی اصحاب ابوکامل حضرت پیغمبر علیہ السلام کے اصحاب کو کافر کہتے ہیں اور حضرت علیؓ کو بھی کافر ٹھہراتے ہیں، اصحاب کو اس لیے کہ انھوں نے حضرت علیؓ سے بیعت نہیں کی اور خود حضرت علیؓ کو اس وجہ سے کہ انھوں نے حق طلبی نہیں کی یہ تناسخ اور آواگون کے قایل ہیں۔ بیانیہ فرقہ کے لوگ اصحاب بیان بن سمعان کہتے ہیں کہ خدا انسانی شکل رکھتا ہے وہ تمام ہلاک ہو جائے گا، مگر اس کی ذات خدا کی روح نے حضرت علیؓ میں حلول کیا ان کے بعد ان کے صاحبزادے محمد بن حنفیہ میں ان کے بعد ان کے صاحبزادہ ہاشم میں۔ ان کے بعد بیان میں فرقہ مغیریہ کے لوگ جو اصحاب مغیرہ بن سعید عجلی ہیں کہتے ہیں کہ خدا ایک نورانی آدمی کی شکل رکھتا ہے اس کے سر پر نور

Marfat.com

وحضرت سبحانہ بید خود بر سر او مسح کرد و فرمود یا نبی اذہب فبلغ منی بعد ازاں بر زمین فرو د آمد وھو الکسف المذکور فی قول تعالیٰ وَاِنْ یرو ا کسفا من السّماء ساقطاً یقولوا سحاب مرکوم و ہم ایشان میگویند کہ رسالت منقطع نمی شود و جنت عبارت است از امام کہ ما بہ محبت آن ماموریم و نار کنایہ است از ان شخصی کہ ما ببغض او محکومیم ہمچو ابی بکرؓ و عمرؓ و ہمچنیں فرائض عبارتست ازاں جماعت کہ ما را بہ محبت آنہا امر فرمودہ اند و محرمات آن طائفہ کہ ما را ببغض آنہا حکم کردہ و طائفہ خطابیہ اصحاب ابی خطاب اسدی کہ در خدمت امام محمد جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بودہ است و امام چوں غلو او را در حق خود معلوم کرد از و بیزار گشت واز صحبت خود برآورد نمو بعد ذٰلک ادعی الامامۃ لنفسہ میگویند کہ ہمہ ائمہ ابناء اند و حسنات ابنیاء اللہ جعفر صادق آلہ است اما ابو الخطاب از و و از علی افضل است و ہولاء یستحلون شہادۃ الزور بلو افقہم علی مخالفہم و نیز می گویند کہ جنت نعیم دنیا است و نار آلام آنست و دنیا ہرگز فانی نخواہد شد و محرمات و ترک فرائض را مباح میدانند و طائفہ غرابیہ ازایشان میگویند محمد بہ علی مشابہہ تر بود از مشابہت غراب بغراب و مگس بمگس و حضرت حق سبحانہ تعالیٰ وحی بجانب علی رضی اللہ عنہ فرستادہ بود جبرئیل از کمال مشابہت غلط کردہ وحی را بمحمد صلے اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم رسانیدہ و شاعر ایشان

Marfat.com

کا تاج ہے دل ان کا حکمت کا سرچشمہ ہے اصحاب عبداللہ بن معاویہ بن عبداللہ بن جعفر ذوی الجناحین یعنی فرقہ جناحیہ کے لوگ بھی تناسخ کے قائل ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ خدا کی روح نے پہلے حضرت آدمؑ میں حلول کیا پھر حضرت شیثؑ میں پھر اسی طرح حضرات انبیاء و ائمہ کے قالبوں میں سرایت کرتی چلی آئی یہاں تک کہ آخر میں اس نے حضرت علیؓ اور آپ کی اولاد میں حلول کیا، اس کے بعد عبداللہ کے قالب میں روح خدا نے جگہ لی یہ قیامت کو نہیں مانتے، ممنوعات شریعت مثلاً شراب مردار زنا وغیرہ کو حلال جانتے ہیں، فرقہ منصوریہ کے لوگ ابومنصور عجلی کے پیرو ہیں۔ یہ حضرت امام محمد باقرؒ کی خدمت میں تھا جب حضرت امام نے اس سے بیزاری ظاہر کی اور اس کو اپنے پاس سے نکال باہر کیا تو یہ خود مدعی امامت بن بیٹھا۔ اس فرقہ کے لوگ کہتے ہیں کہ ابومنصور آسمان پر گیا تھا اور حق سبحانہٗ نے اس کے سر پر اپنا ہاتھ پھیرا اور کہا کہ اے بیٹے جا اور ہمارا پیغام پہنچا اس کے بعد وہ زمین پر اترا چنانچہ اسی کو اس آیت میں "کسف" سے تعبیر کیا گیا ہے" اور اگر دیکھتے ہیں ایک ٹکڑا آسمان سے گرتا ہوا تو کہتے ہیں بادل ہے تہ بہ تہ" ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ رسالت کا سلسلہ کبھی ختم نہیں ہوتا اور جنت امام سے عبارت ہے جس کے ساتھ محبت کا رشتہ رکھنے پر ہم مامور ہیں اور دوزخ سے اس شخص کی طرف اشارہ جس کے ساتھ دشمنی رکھنے کا ہم کو حکم ہے جیسے ابوبکرؓ اور عمرؓ اسی طرح کہتے ہیں کہ فرائض سے وہ لوگ مراد ہیں جن کے ساتھ محبت رکھنے کا ہم کو حکم ہے اور محرمات سے وہ لوگ مقصود ہیں جن کے ساتھ دشمنی رکھنے کا ہم کو امر کیا گیا ہے۔ فرقہ خطابیہ کے لوگ ابی خطاب اسدی کے اصحاب ہیں یہ حضرت امام محمد جعفر صادقؓ کی خدمت

Marfat.com

میگویدع غلط الامین فجازہا عن حیدر ، و ایشان حضرت
جبرئیل علیہ السلام را لعن میکنند وطائفہ ذمیہ کہ ذم محمد
صلے اللہ علیہ وسلم می کنند و میگویند علیؓ الہ است محمد صلے اللہ
تعالیٰ وآلہ وسلم را مبعوث ساختہ است کہ مردم را بسوئے
او دعوت کند محمد علیہ السلام بسوئے خود دعوت کرد وبعضی
از ذمیہ محمد را صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم الہ میدانند جمعی از ایشان
محمد صلی اللہ علیہ وسلم را در احکام الوہیت مقدم میدانند جمعی
دیگر علی رضی اللہ عنہ را و گروہی از ایشان قائل اند کہ اصحاب
عبا باشند محمد علیہ السلام و علیؓ و فاطمہ و حسن وحسین رضی اللہ
عنہم میگویند کہ این ہر پنج شی واحد اند و روح در اینہا علی السویہ
حلول کردہ است و ہیچ یکی را بر دیگری مزیت و فضیلت نیست
وایشان فاطمہ بتاء تانیث نمی گویند تحاشیا ن وصمہ التانیث
وطائفہ یونسیہ یونس بن عبدالرحمٰن قمی می گویند خدا بر عرش
است و ہرچند ملائکہ اورا برداشتہ اند اما او از ملائکہ قوی است
مثل کلنگ کہ بر در دو پا میگردد و از ہر دو پائے خود کلاں و
بقوت تر است وطائفہ مفوضہ از ایشان میگویند کہ خدائے
تعالیٰ دنیا را خلق کرد و بمحمد علیہ السلام تفویض نمود و مباح
ساخت اورا ہر چیزیکہ در دنیا است وبعضی از ایشان میگویند
کہ دنیا را بعلی تفویض نمودہ وطائفہ اسمٰعیلیہ بباطن قرآن قائلند
نہ بظاہر و میگویند نسبت باطن بظاہر ہمچو نسبت لب است
بقشر ویکی کہ تمسک بظاہر آن میکند بعذاب و مشقت کہ امتثال

Marfat.com

میں رہتا تھا حضرت امام نے جب معلوم کیا کہ یہ ان کی ذات کے بارے میں مبالغہ سے کام لیتا ہے تو آپ اس سے بیزار ہو گئے اور اپنی صحبت سے اس کو باہر کیا تب اس نے خود اپنی امامت کا نعرہ لگایا یہ کہتے ہیں کہ تمام ائمہ خدا تعالیٰ کے بیٹے ہیں اور ان کی خوبیوں کا ذریعہ حضرت جعفر صادق ہیں لیکن ابو الخطاب اُن سے اور حضرت علیؓ سے افضل ہے یہ لوگ جھوٹی گواہی کو روا رکھتے ہیں جبکہ مخالفین کے مقابلہ میں اس کی ضرورت پیش آئے ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ دنیا کی نعمتوں کا نام جنت ہے اور اس کی تکلیفوں کا نام دوزخ اور یہ دنیا فنا کا منہ ہرگز نہیں دیکھے گی یہ محرمات پر عمل اور ترک فرائض کو جائز رکھتے ہیں ان میں غرابیہ فرقہ والے کہتے ہیں کہ ایک کوے کو کوے سے مکھی کو مکھی سے جس قدر مشابہت ہوتی ہے حضور اکرمؐ کو حضرت علیؓ سے اس سے بھی زائد مشابہت تھی۔ حق سبحانہ، نے وحی دراصل حضرت علیؓ کو بھیجی تھی مگر حضرت جبرئیلؑ انتہائی مشابہت کی وجہ سے دھوکا کھا گئے۔ اور وحی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے۔ ان کا ایک شاعر کہتا ہے کہ حضرت جبرئیلؑ نے غلطی کی کہ حضرت علیؓ کو چھوڑ کر وحی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو پہنچا دی یہ حضرت جبرئیلؑ پر لعنت بھیجتے ہیں۔ فرقہ ذمیہ کے لوگ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی برائی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ علیؓ خدا ہیں انھوں نے محمدؐ کو اپنی طرف دعوت دینے کے لیے لوگوں کے پاس بھیجا تھا مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی ذات کی طرف لوگوں دعوت دی۔ بعض ذمیہ محمدؐ کو خدا مانتے ہیں پھر ان میں بھی دو فریق ہیں بعض حضرت علیؓ کو بھی خدا مانکر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو خدائی میں افضل جانتے ہیں اور بعض علیؓ کو برتر خیال کرتے ہیں۔ ان میں کا ایک گروہ اصحاب عبا اس کا قائل ہے کہ محمدؐ، علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ و حسینؓ یہ پانچ بزرگ درحقیقت شخص واحد ہیں ایک ہی روح سب

Marfat.com

او امر و اجتناب از نواہی است گرفتار اوست باطن آن ترک عمل ظاہر آن میرساند و دریں مطلب بآیۂ کریمہ تمسک میکنند قال عز و جل فضرب بینہم بسور لہ باب باطنہ فیہ الرحمۃ و ظاہرہ من قبلہ العذاب وایشان محرمات را مباح میدانند ومیگویند پیغمبرانیکہ بشرائع ناطق اند ہفت اند آدم و نوح و ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ و محمد علیہ وعلیہم افضل الصلوٰۃ و محمد مہدی را از رسل میگویند واصل دعوات ایشان با بطال شرائع و در احکام شریعت تشکیکات میکنند چنانکہ می گویند حائض را چرا روزہ قضا گفتند نہ نماز و وجوب غسل از منی چرا شد نہ از بول و در بعضی از نماز با چہار رکعت چرا فرض شد و در بعضی دیگر سہ رکعت و در بعضی دو رکعت چرا فرض گشت و شرائع را تا ویلات میکنند وضو را عبارت از موالات امام می دانند و نماز را کنایہ از رسول بایں ایت تمسک میکنند. وان الصلوٰۃ تنہیٰ عن الفحشاء والمنکر واحتلام را عبارت از افشای اسرار بسوئے نااہل میدانند وغسل تجدید وعد است وزکوۃ تزکیہ نفس بمعرفت دین خیال کردہ اند وکعبہ نبی است و باب علی وصفا محمد علیہ السلام و مروہ علیؓ و طواف ہفتگانہ عبارت از موالات ائمہ سبعہ میدانند وجنت راحت ابدان است از تکالیف و نار مشقت ابدان است بہ مزاولت تکالیف و ز امثال ایں قسم خرافات بسیار دارند

Marfat.com

میں یکساں حلول کیے ہوئے ہے کسی کو کسی پر فوقیت و برتری نہیں یہ لوگ اسم فاطمہ کو تانیث سے ادا نہیں کرتے تاکہ ان کی ذات تانیث کے داغ سے محفوظ رہے۔ طائفہ یونسیہ یونس بن عبدالرحمٰن قمی کا پیرو ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ خدا عرش پر رونق افروز ہے گو فرشتے اس کو اٹھائے ہوئے ہیں لیکن وہ فرشتوں سے قوی تر ہے مثل کلنگ کے کہ اپنے دونوں پاؤں پر پھرتا ہے اور اپنے دونوں پاؤں سے بڑا اور قوی تر ہے ان میں سے مفوضہ فرقہ کے لوگ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے دنیا پیدا فرما کر اس کو حضرت محمدؐ کے سپرد کر دیا اور دنیا کی ہر چیز کو آپ کے لیے جائز اور مباح قرار دیا ان میں سے بعض اس کے قائل ہیں کہ دنیا حضرت علیؓ کے سپرد کی گئی اسمٰعیلیہ فرقہ کے لوگ قرآن کے باطن کو مانتے ہیں ظاہر کو نہیں کہتے ہیں کہ باطن کی نسبت ظاہر کی طرف ایسی ہے جیسے گودے اور مغز کی نسبت چھلکے کی طرف اور جو ظاہر قرآن کو حجت بتاتا ہے وہ اوامر کی تعمیل اور نواہی سے اجتناب کے عذاب و مشقت میں اپنے کو گرفتار رکھتا ہے۔ باطن قرآن ترک عمل ظاہر کا تقاضا کرتا ہے، یہ اپنے خیال پر اس آیت کریمہ سے حجت لاتے ہیں۔ فرمایا عزوجل نے پس لگا یا جاوے گا ان کے درمیان کوٹ جس کے لیے دروازہ ہے اس کے اندر کی طرف رحمت ہے اور باہر کی جانب عذاب۔ یہ حرام چیزوں کو حلال جانتے ہیں ان کا قول ہے کہ حامل شریعت پیغمبر سات ہیں آدم، نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ و محمد علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام اور حضرت محمد مہدی کو بھی رسول جانتے ہیں۔ اصل دعوت ان کی یہ ہے کہ یہ شریعتوں کو باطل کرتے ہیں ان کے احکام میں شبہے اور شکوک پیدا کرتے ہیں چنانچہ کہتے ہیں

Marfat.com

و نیز میگویند که خدا نه موجود است نه معدوم نه عالم نه جاہل
نه قادر نه عاجز و چون حسن بن محمد صباح ظاہر شد
تجدید دعوت کرد به نیابت خود از امام بزعم ایشان ہیچ
زمانه از امام خالی نیست و ایشان منع می کنند عوام را از
خواص در علوم و خواص را از نظر در کتب متقدمہ
تا بر قضائح و قبائح ایشان مطلع نگردند و چنگ در دامنہائی
فلسفہ زده اند و بشرائع استہزا می کنند و طائفہ زیدیہ
که منسوب بزید بن علی بن زین العابدین اند سه گروه
اند یکے ازینہا مسمی الجارودیہ اند که بنص خفی برامامت
علی قائلند و تکفیر اصحاب می کنند بسبب ترک مبایعت
علی بعد پیغمبر صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ دوم سلیمانیہ اند گویند
امامت شوریٰ در میان خلایق و ابوبکرؓ و عمرؓ را امام
میدانند اگرچہ ازمردم خطا واقع شده که باوجود علیؓ با یشان بیعت نمودند
اما این خطا را بحد فسق نمی رسانند و عثمان و طلحه و زبیر و عائشہؓ را
تکفیر می کنند و سوم تبریہ اند که بسلیمانیہ موافق اند الا انہم
توقفوا فی عثمانؓ و اکثر زیدیہ درین زمانہ مقلد انند در اصول
بمعتزلہ راجع اند و در فروع بمذہب امام اعظم ابوحنیفہ
رحمہ اللہ سبحانہ مگر در چند مسئلہ و طائفہ امامیہ از ایشان
بنص جلی بر خلافت علی قائلند و تکفیر اصحابؓ میکنند و امامت
امام جعفرؓ را باتفاق میرسانند و بعد ازان در امام منصوص
اختلاف دارند و انچه مشہور است و مختار جمہور ایشان برین

Marfat.com

کہ عورت بحالت حیض روزہ کیوں قضا کرتی ہے اور نماز قضا کیوں نہیں کرتی منی سے غسل کیوں واجب ہوتا ہے اور پیشاب سے کیوں نہیں، بعض نمازوں میں چار بعض میں تین اور بعض میں دو رکعتیں فرض کیوں ہیں مامور شریعہ میں تاویلات کرتے ہیں، امام کی دوستی کو صوم، اور رسول کی ذات کو نماز جانتے ہیں اور دلیل اس آیت سے لاتے ہیں۔ البتہ نماز بیحیائی اور نامعقول بات سے روکتی ہے۔ کہتے ہیں کہ نا اہلوں کو واقف اسرار کرنا احتلام ہے اور تازہ وعدہ کرنا غسل ہے۔ دین کی معرفت سے نفس کو پاک کرنا زکوٰۃ ہے، نبی کعبہ ہیں اور دروازہ علی۔ محمدؐ صفا ہیں اور علیؓ مروہ، ساتوں ائمہ کے ساتھ موالات سات طواف ہیں، جنت بدن کے آرام اور تکلیف سے چھٹکارے کا نام ہے اور دوزخ ہمیشہ تکالیف سے بڑی کی مشقت سے عبارت ہے، غرض اور اسی قسم کی خرافات کے قائل ہیں۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ خدا نہ موجود ہے نہ معدوم نہ عالم ہے نہ جاہل، نہ قادر ہے نہ عاجز ۔ جب حسن بن محمد صباح ظاہر ہوا تو اس نے دعوت کو زندہ کیا اور خود کو امام کا نائب ٹھہرایا کیونکہ ان کا گمان ہے کہ کوئی زمانہ امام سے خالی نہیں۔ یہ عوام کو۔ خواص کے علوم سے باز رکھتے ہیں اور خواص کو کتب متقدمین میں غور خوص سے تاکہ ان کے فضائح اور قبائح پر ان کو اطلاع نہ ہو۔ یہ فلسفہ کی روشنی میں چلتے ہیں اور شریعتوں پر مذاق اڑاتے ہیں۔ طائفہ زیدیہ جو زید بن علی بن زین العابدین کی طرف منسوب ہے۔ تین گروہوں میں بٹا ہوا ہے۔ ایک گروہ کا نام جارودیہ ہے یہ بنص خفی علیؓ کی امامت کے قائل ہیں صحابہ کو کافر ٹھہراتے ہیں کیونکہ انھوں نے بعد پیغمبر علیہ السلام حضرت علیؓ سے بیعت نہیں کی دوسرا فرقہ سلیمانیہ کہلاتا ہے۔ یہ امامت کا دارومدار

Marfat.com

ترتیب است کہ بعد امام جعفرؓ پسر او امام ابو موسیٰ کاظمؓ است و بعد ازان امام علی بن موسیٰ الرضا و بعد او محمد بن علی التقی و بعد او حسن بن علی الزکی و بعد او محمد بن الحسن و ہو الامام المنتظر و اوائل ایشان از تمادی ایام بعضی رجوع کردند و بعضی دیگر بجانب مشتبہ هذا آخر بیان فرقتهم الضالة والمضلة وچند گروہ دیگر ایشان را ازاں ذکر نکردہ کہ در اصول وعقائد بطوائف مذکورہ موافقت کردند در چند مسئلہ کہ اختلاف نیز دارند پوشیدہ نماند ہر شخص کہ او درایہ و تمیز دارد و بر حقیقہ مطالب ایشان اطلاع یابد بی آنکہ رجوع بدلائل نماید حکم بفساد آنہا کند چنداں مقاصد موہومہ مبینة الفساد و بداہة البطلان اند وایشان از کمال جہالت خود را باہل بیت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم و ائمہ اثنا عشر نسبت میکنند و بمتابعت و موالات آنہا ادعا می نمایند حاشا و کلا ثم حاشا و کلا ایشان از محبت مفرط بیزار اند و بمتابعہ قبول نمی دارند و محبت ایں بدکیشاں در رنگ محبت نصاری است بحضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ السلام کہ از فرط ضلالة اورا بخدائی می پرستیدند و او ازاں محبت بیزار بود و یویدہ ما نقل عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال قال لی النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فیك مثل من عیسیٰ ابغضتہ الیہود حتی بھتوا امہ واحبتہ النصاریٰ حتی انزلوہ بالمنزلة التی

Marfat.com

شوریٰ پر رکھتے ہیں ابو بکرؓ و عمرؓ کو امام جانتے ہیں البتہ لوگوں کو خطاکار خیال کرتے ہیں کہ انھوں نے علیؓ کی موجودگی میں ان دو بزرگوں سے بیعت کی لیکن اس خطا کو فسق کی حد تک نہیں پہنچاتے۔ عثمانؓ طلحہؓ زبیرؓ اور عائشہؓ کو کافر کہتے ہیں۔ تیسرا فرقہ تبریہ کے نام سے مشہور ہے یہ فرقہ سلیمانیہ کے ساتھ متفق العقیدہ ہیں البتہ عثمانؓ کی امامت ماننے میں تامل کرتے ہیں آجکل اکثر زیدیہ اصول میں معتزلہ کے پیرو ہیں اور فروع میں امام ابو حنیفہ کے متبع۔ البتہ چند مسائل میں مختلف الخیال ہیں۔ ان میں سے امامیہ فرقہ کے لوگ نص جلی سے حضرت علیؓ کی خلافت کو مانتے ہیں صحابہ کرام کو کافر کہتے ہیں امامت کا سلسلہ امام جعفرؒ تک چلاتے ہیں ان کے بعد امام منصوص میں اختلاف کرتے ہیں انمیں اکثر اس سلسلہ امامت کے قائل ہیں کہ امام جعفر کے بعد آپکے صاحبزادہ امام ابو موسیٰ کاظم انکے بعد امام علی بن موسیٰ الرضا ان کے بعد محمد بن علی التقی ان کے بعد حسن بن علی الزکی ان کے بعد محمد بن الحسن اور یہی امام منتظر کہلاتے ہیں، پھر زمانہ گزرنے پر ان کے اگلوں کے دو فریق ہو گئے بعض نے معتزلہ کی طرف رجوع کر لیا اور بعض فرقہ مشبہ میں جا ملے۔ یہ ہیں ان شیعہ کے گمراہ اور گمراہ کن فرقے۔ ان کے بعض اور فرقوں کو نظر انداز اس لیے کیا گیا کہ وہ اصول و عقائد میں مذکورہ فرقوں کے ساتھ موافقت رکھتے ہیں گو چند مسائل میں ان کو اختلاف بھی ہے۔ یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ ان شیعہ کے مقاصد کچھ ایسے موہوم بین الفساد اور ظاہر البطلان ہیں کہ جو شخص بھی ذرا عقل و تمیز رکھتا ہے اور ان کے مطالب کی حقیقت سے واقف ہوتا ہے بغیر دلیل معلوم کیے فوراً ان کے لغو اور بیچ ہونے کا حکم لگاتا ہے۔ یہ ان کی جہالت ہی کا تقاضا ہے کہ خود کو اہل بیت اور ائمہ اثنا عشر سے منسوب کرتے ہیں اور ان کے

Marfat.com

لیست لہ ثم قال یہلك فِی رّجلان محب مفرط یفرطنی بما لیس فِی و مبغض یحملہ شنانی علی ان یبھتنی (رواہ احمد)
وقولہ تعالیٰ اِذْ تبرّء الذین اتبعوا نشان حال ایشان است یعنی وقتی کہ متبوعان از تابعان بیزار شوند و متابعہ قبول ندارند ربّنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا و ھب لنا مِن لّدُنک رحمۃ اِنّکَ انتَ الوھاب۔ فالآن نشرع فی جواب اعترا ضاتھم الواھیۃ معتصما بحبل اللہ الملك الاکبر انہ علی مایشاء قدیر و بالاجابۃ جدیر
قال علماء ما وراء النھر شکر اللہ تعالےٰ سعیھم حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کمال تعظیم و توقیر خلفاء ثلثہ میداشتند و در مدح ھر یك احادیث کثیرہ وارد گشتہ وجمیع اقوال و افعال آنحضرت بمطابق آیہ کریمہ وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحیٌ یوحیٰ بموجب وحی است و شیعہ کہ مذمت ایشان میکنند مخالفہ وحی میکنند و مخالفہ وحی کفر است شیعہ در جواب آنہا اول بطریق معارضہ گفتند کہ از دلیل قدح خلفای ثلثہ و بطلان خلافت ایشاں لازم می آید زیرا کہ در شرح مواقف از آمدی کہ از اکابر اہل سنت است منقول است کہ قریب بوقت رحلت حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم درمیان اہل اسلام مخالفہ واقع شدہ و مخالفہ اول این بود کہ حضرت پیغمبر صلے اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم

Marfat.com

ساتھ میلاپ کا دم بھرتے ہیں خدا کی پناہ یہ بزرگ تو خود ان کی مبالغہ آمیز محبت سے بیزار ہیں اور ان کی متابعت پر راضی نہیں بلکہ ان بدکیشوں کی محبت نصاریٰ کی محبت سے ملتی جلتی ہے جو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رکھا کرتے تھے کہ آخر اپنی انتہائی گمراہی کے باعث ان کو خدا کے ساتھ پوجنے لگے۔ حالانکہ حضرت عیسیٰ اس محبت سے بیزار تھے چنانچہ حضرت علیؓ کی روایت اس کی تائید کرتی ہے کہ فرماتے ہیں ارشاد فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تم میں عیسیٰ سے مشابہت ہے کہ یہودیوں نے ان کو برا سمجھا یہاں تک کہ ان کی والدہ پر زنا کی تہمت لگائی اور نصاریٰ نے ان کو اتنا پسندیدہ اور محبوب قرار دیا کہ ان کو اس درجے پر پہنچایا جو ان کے لیے ثابت نہیں ہے (یعنی خدا کا بیٹا کہا) پھر فرمایا کہ میرے (علیؓ) معاملے میں دو جماعتیں ہلاک ہوں گی ایک تو وہ جو حد سے زیادہ مجھ سے محبت رکھنے والے ہوں گے اور مجھ میں وہ خوبیاں بتائیں گے جو مجھ میں نہ ہوں گی دوسرے وہ جو میرے دشمن ہوں گے اور مجھ سے دشمنی ان کو اس پر آمادہ کرے گی کہ وہ مجھ پر بہتان باندھیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان "جبکہ بیزار ہو گئے وہ لوگ کہ پیشوا تھے ان لوگوں سے کہ پیروی کرتے تھے" ان کے حال کی صحیح ترجمانی ہے۔ اے پروردگار جب ہدایت دے تو ہم کو تو نہ جھکا ہمارے دلوں کو اور بخش ہم کو اپنے پاس سے رحمت البتہ تو رحمت دینے والا ہے۔ اب ہم ان کے واہی تباہی اعتراضات کے جوابات کا سلسلہ چھیڑتے ہیں، اور خدائے برتر پر بھروسہ کرتے ہیں جو سب سے بڑا بادشاہ ہے جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے اور اپنے بندے کی دعا کو قبول فرماتا ہے حضرات علماء ماوراء النہر نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان کی مساعی جمیلہ کو قبول فرما

Marfat.com

در مرض موت فرمود کہ ایتونی بقرطاس اکتب لکم شیئاً لا تضلوا بعدی (بخاری و مسلم) و عمرؓ باین امر راضی نشدہ گفت ان الرجل غلبتہ الوجع وعندنا کتاب اللہ حسبنا، پس صحابہ اختلاف کردند تا آواز بسیار شد حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ازیںمعنی آزردہ شد فرمود کہ برخیزید پیش من تزاع سزاوار نیست ومخالفہ دوم آں بود کہ بعد از قضیۂ مذکورہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعی را مقرر ساخت کہ ہمراہ اُسامہ بسفرے روند وبعض ازاں جمع تخلف نمودند وبعرض پیغمبر صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم رسیدہ آں حضرت مکرر مبالغہ فرمودند کہ جہزوا جیش اُسامۃؓ لعن اللہ من تخلف عنہ ومع ھذا آں بعض تخلف کردند ومتابعہ نمودند پس گوییم امری کہ حضرت پیغمبر صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم درباب نوشتن وصیت فرمودند بمقتضای کریمہ مذکورہ وحی است ومنعی کہ عمرؓ کردہ منع ورد وحی است ورد وحی کفر است علی ما اعترفتم بہ وعلی ما دل علیہ قولہ تعالیٰ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئك ھم الکافرون وکافر قابل خلافت پیغمبر نیست صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ونیز تخلف از جیش اُسامۃ بمقتضای دلیل مذکور کفر است ومتخلفان خلفای ثلثہ اند باتفاق وچوں حضرات درصحیفہ شریفہ اعتراف نمودند کہ فعل حضرت وحی است والواقع

59792

Marfat.com

کہ جناب پیغمبر علیہ السلام نے حضرات خلفاء ثلٰثہ کی بڑی تعظیم و توقیر ظاہر فرمائی ہے اور ہر سہ بزرگوں کی مدح و تعریف میں بہت سی حدیثیں منقول ہیں اور آنحضرتؐ کے اقوال و افعال بموجب آیۃ کریمہ " اور نہیں بولتے آپ خواہش سے وہ صرف وحی ہے جو بھیجی جاتی ہے " سراسر وحی ہیں اور شیعہ جب ان بزرگوں کی مذمت کرتے ہیں تو گویا وحی کی مخالفت کرتے ہیں اور وحی کی مخالفت کھلا کفر ہے۔ شیعہ اس کے جواب میں بطور معارضہ کہتے ہیں کہ دلیل سے خلفاء کی شان میں قدح اور ان کی خلافت کا بطلان لازم آتا ہے کیونکہ شرح مواقف میں آمدی کا یہ قول نقل کیا ہے جو اکابر اہل سنت میں سے ہیں کہ پیغمبر علیہ السلام کی وفات کے وقت اہل اسلام میں آراء کا اختلاف پیدا ہو گیا پہلا اختلاف یہ تھا کہ حضرت پیغمبر علیہ السلام نے مرض موت میں ارشاد فرمایا میرے پاس کاغذ لاؤ کہ میں تمہارے لیے کچھ لکھدوں تاکہ تم میرے بعد نہ بہکو حضرت عمر رضؓ اس بات پر راضی نہیں ہوئے کہا کہ آپ پر مرض کا غلبہ ہے اور ہمارے پاس اللہ کی کتاب موجود ہے جو ہم کو کافی ہے، غرض صحابہ نے اس بارے میں اختلاف کیا اور ایک شور و غل کی آواز پیدا ہو گئی اس کیفیت سے آنحضرتؐ آزردہ خاطر ہوئے فرمایا اٹھو میرے سامنے جھگڑا مناسب نہیں دوسرا اختلاف یہ تھا کہ واقعہ معلومہ کے بعد پیغمبرؐ نے ایک جماعت کو نامزد فرمایا کہ اسامہؓ کے ہمراہ سفر پر روانہ ہوں اس جماعت میں سے بعض نے تعمیل میں سستی برتی جب آنحضرتؐ کو اس کی خبر ملی تو آپ نے بڑے اصرار سے فرمایا اسامہؓ کے لشکر کو تیار کرو جو اس سے جان چرائے اللہ کی اس پر لعنت ہو اس تاکید کے باوجود بعض نے تعمیل کے لیے قدم نہیں

Marfat.com

ایضاً کذالک پس گویم اخراج حضرت پیغمبر مروان را از
مدینه بالضرور وحی است وآوردن عثمان اورا تفویض
امور بامر وتعظیم او کفر است بدو وجه اول دلیلی که حضرت
فرمودند وجه دوم قوله تعالیٰ لا تجد قوماً یؤمنون باللہ
والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ ورسوله ولو کانوا
آباءهم او ابناءهم او اخوانهم او عشیرتهم - اقول و
باللہ العصمة والتوفیق لانسلم که جمیع اقوال وافعال آنحضرت
صلے اللہ تعالےٰ علیه وآله وسلم بموجب وحی است واستشهاد
ایشان بکریمه غیر تام است زیرا که آں مختص بقرآن است
قال القاضی البیضاوی معنی قوله سبحانه وما ینطق عن
الهویٰ وما یصدر نطقه بالقرآن عن الهویٰ وایضاً
اگر جمیع افعال واقوال آنحضرت صلے اللہ علیه وسلم بموجب وحی
میبود بر بعض اقوال وافعال آنسرور علیه الصلوٰة والسلام
اعتراض وارد نمی شد وعتاب نمی آمد کما فی قوله تعالیٰ یا ایها النبی
لم تحرم ما احل اللہ لك تبتغی مرضات ازواجك وقوله
عز وجل عفا اللہ عنك لم اذنت لهم وقوله سبحانه
ما کان لنبی ان یکون له اسری حتی یثخن فی الارض
تریدون عرض الدنیا وقوله تعالےٰ لا تصل علی احد
منهم مات ابدا. بروایتی ورود این بعد از ادای نماز آنسرور
است صلی اللہ علیه وسلم برای منافق وبروایتی پیش از ادای
نماز بر آن و بعد از عزم بر ادای آن و بهر تقدیر نهی از

Marfat.com

اٹھایا اور آپ کی بات نہ مانی لہذا ہم کہتے ہیں کہ جس امر کے لکھ لینے کی آنجناب نے وصیت فرمائی وہ آیت مذکورہ کے بموجب وحی ہے اور عمرؓ نے جب اس امر کو روکا تو وہ ردِ وحی ہوا اور رد وحی کفر ہے اس کلام کو بھی اعتراف ہے پھر اللہ کا یہ کلام بھی اسی پر دال ہے کہ جنہوں نے اللہ کے اُتارے ہوئے فرمان کے مطابق فیصلہ نہیں کیا وہ کافر ہیں اور کافر پیغمبرؐ کی خلافت کی اہلیت نہیں رکھتا اور نیز جیش اسامہؓ میں شریک ہونے سے جان چراتا بموجب دلیل کفر ہے اور باتفاق رائے حضرات خلفاء ثلٰثہ ہی شرکت سے بچے اور کنارہ کش رہے بعد ازاں جب حضرات علما اعتراف کر چکے ہیں کہ آنحضرتؐ کا فعل وحی ہے اور حقیقت میں ہے بھی ایسا ہی تو ہم کہتے ہیں کہ آنجنابؐ کا مروان کو مدینہ سے نکال دینا لازمی وحی ہے پھر حضرت عثمانؓ کا اس کو بلا لینا معاملات اس کے سپرد کرنا اور اس کی عزت کرنا دو وجہوں سے کفر ہے اول اسی دلیل کی رُو سے جو ابھی حضرات کرام نے بیان فرمائی دوسرے بموجب فرمان الٰہی "نہ پائیں گے آپ کسی قوم کو جو ایمان لاتے ہوں اللہ اور دن آخرت پر کہ دوستی کریں اس شخص سے کہ مقابلہ کرتا ہے اللہ اور اس کے رسول کا اگرچہ ہوں باپ ان کے یا بیٹے ان کے یا بھائی ان کے یا کنبا انکا" اب ہم توفیق الٰہی پر بھروسہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم کو تسلیم نہیں کہ آنحضرتؐ کے تمام اقوال و افعال بروئے وحی ہیں اور آیت کریمہ سے شہادت پیش کرنا مفید مطلب نہیں کیونکہ وہ قرآن کے ساتھ مخصوص ہے، قاضی بیضاوی فرماتے ہیں کہ اللہ کا فرمان عالی وما ینطق عن الھوی اس مطلب کی طرف مشیر ہے کہ قرآن کی کوئی بات اپنی خواہش سے ادا نہیں فرماتے ۔ اور اگر ایسا

Marfat.com

فعل متحقق است سواء کان فعل الجوارح او فعل القلب و امثال ذٰلك فی القرآن کثیرۃ۔ پس تواند بود که بعض افعال و اقوال آنسرور علیہ الصلوٰۃ والسلام از روی رائے و اجتہاد باشد قال البیضاوی فی تفسیر قولہ عزّ جل ماکان للنبی الخ الایہ دلیل علی ان الانبیاء یجتہدون وانہ قد یکون خطاء ولکن لا یقررون علیہ و اصحاب کرام در امور عقلیہ و احکام اجتہادیہ مجال اختلاف و مساغ خلاف داشتند، و در بعضی از اوقات وحی موافق رائے اصحاب نازل شدہ چنانکہ در اساری بدر مطابق رائے امیرالمومنین عمرؓ وحی آمدہ چہ توجہ آنسرور با مور عقلیہ کمتر بود۔

قال القاضی البیضاوی روی انہٗ علیہ الصلوٰۃ والسلام اتی بیوم بدر سبعین اسیرا منہم العباس وعقیل بن ابی طالب فشاور فیہم فقال ابوبکرؓ قومك واھلك استبقھم لعل اللہ تعالےٰ یتوب علیہم وخذ منہم فدیۃ تقوی بہا اصحابك وقال عمرؓ اضرب اعناقہم فانہم ائمۃ الکفر وان اللہ اغناك عن الفداء مکنی من فلان ومکن علیا

Marfat.com

ہوتا کہ آپ کے تمام اقوال وافعال وحی کے بموجب ہوتے تو بعض اقوال وافعال آنحضورؐ پر یہ اعتراض نہ ہوتا اور حضرت عزّ اسمہ سے عتاب وارد نہ ہوتا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالٰی نے "اے نبی کیوں آپ حرام کرتے ہیں اس کو جو اللہ نے آپ کے لیے حلال کیا گیا آپ ازواج کی مرضی چاہتے ہیں" یا فرمان الٰہی ہے "اللہ نے آپ کو معاف کیا، آپ نے ان کو کیوں اجازت دی" یا ارشاد باری ہے "اور نبی کو نہیں چاہیے کہ اس کے قیدی ہوں مگر یہ کہ خون گرادے زمین میں تم دنیا کا سامان چاہتے ہو" اور فرمان خداوندی ہے "اور نہ نماز پڑھیے کسی پر ان میں سے جو مرجاوے" ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ منافق پر آنحضرتؐ کے نماز پڑھنے کے بعد یہ آیت نازل ہوئی اور دوسری سے پتہ چلتا ہے کہ نماز سے پہلے مگر ارادۂ نماز کے بعد اس آیت کا نزول ہوا۔ بہر حال فعل سے نہی کا ثبوت بہم پہنچتا ہے خواہ وہ اعضائے بدنی کا فعل ہو یا دل کا۔ اس قسم کی مثالیں قرآن کریم میں بہت ہیں تو ہوسکتا ہے آنجنابؐ کے بعض افعال واقوال رائے اور اجتہاد سے ہوں قاضی بیضاوی آیت "ماکان للنبی الخ" کی تفسیر کے ذیل میں کہتے ہیں یہ آیت اس امر کی دلیل ہے کہ حضرات انبیا اجتہاد کرتے ہیں اور اجتہاد کبھی خطا ہوتا ہے لیکن وہ اس اجتہاد پر قائم نہیں رہتے اور صحابہ کرام عقلی اور اجتہادی امور و احکام میں اختلاف کی گنجائش اور خلاف کا حق رکھتے تھے۔ بعض وقت صحابہ کی رائے پر وحی نازل ہوئی چنانچہ بدر کے قیدیوں کے بارے میں حضرت عمرؓ کی رائے پر وحی آئی اور یہ اس لیے کہ آنحضورؐ کی توجہ مبارک امور عقلیہ کی طرف کم تھی۔ قاضی بیضاوی کہتے ہیں کہ روایت ہے کہ آنحضرتؐ کے پاس یوم بدر میں ۷۰ قیدی لائے گئے جن میں عباسؓ اور عقیل بن ابی طالبؓ بھی تھے

Marfat.com

وحمزہ من اخذوا غنما فلنضرب اعناقہم فلم یھودرلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقال ان اللہ لیلین قلوب رجال حتی یکون الین من اللبن و ان اللہ لیشدد قلوب رجال حتی تکون اشد من الحجارۃ وان مثلک یا ابا بکر مثل ابراھیم علی نبینا وعلیہ وآلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات قال فمن تبعنی فانہ منی و من عصانی فانک غفور رحیم و مثلک یا عمر مثل نوح علی نبینا وعلیہ وآلہ الصلوٰۃ قال لاتذر علی الارض من الکافرین دیارا فخیر اصحابہ فاخذ الفداء فنزلت یعنی آیہ ما کان النبی فدخل عمر علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاذا ھو وابوبکر یبکیان فقال یا رسول اللہ اخبرنی فان اجد بکاء بکیت والا تباکیت فقال ابکی علی اصحابی فی اخذھم الفداء ولقد عرض علی عذابھم

Marfat.com

آپ نے ان کے بارہ میں مشورہ فرمایا ابوبکرؓ بولے یہ آپ کی قوم ہے آپکے اہلبیت انکو باقی رکھیے شاید اللہ تعالیٰ انکی توبہ قبول فرمائے اوران سے ف.یہ قبول فرمائے جس سے آپکے اصحاب قوت حاصل کریں حضرت عمرؓ نے کہاان کی گردن اڑائیے کیونکہ یہ کافروں کے پیشوا ہیں اورآپ کو اللہ تعالیٰ نے فدیہ سے بے نیاز کیا ہے فلاں مجھ کو سپرد کیجیۓ اور علیؓ اور حمزہؓ کوان کے حوالے کیجیۓ ہم ان کا سر قلم کریں آنجناب کو یہ رائے پسند نہ آئی بجاۓ فرمایا اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کے دلوں کو دودھ سے زائد نرم کردیتا ہے اور بعض کے دلوں کو پتھر سے زائد سخت بنادیتا ہے۔ اور اے ابوبکرؓ تمہاری مثال حضرت ابراہیم کی سی ہے جنہوں نے فرمایا جس نے میری پیروی کی وہ میری امت ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو گناہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے اور اے عمر تمہاری مثال نوحؑ کی سی ہے جنہوں نے فرمایا اے رب کسی کافر کو زمین پر بسنے والا نہ چھوڑ پس آپ نے اپنے اصحاب کو اختیار دیا خواہ قتل کریں خواہ فدیہ لیں، انھوں نے فدیہ لیا پس یہ آیت اتری ما کان لنبی اس کے بعد عمرؓ آنجناب کے پاس آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ آپ اور ابوبکرؓ رو رہے ہیں، عمرؓ بولے یارسول اللہ رونے کا راز مجھے بھی بتلائیے اگر رونا آئے روؤں ورنہ رونی صورت تو کم از کم بناؤں، آپ نے فرمایا کہ میں اپنے اصحاب پر رو رہا ہوں کہ انھوں نے فدیہ لے لیا اور مجھ پر انکا عذاب پیش کیا گیا جو اس درخت سے بھی قریب تر تھا، قاضی بیضاوی کہتے ہیں کہ آنحضرت سے یہ بھی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر عذاب نازل ہوتا تو سوائے عمرؓ اور سعد بن معاذؓ کے کوئی نہ بچتا کیونکہ انھوں نے بھی قتل کا مشورہ

Marfat.com

ادنى من هذه الشجرة بشجرة تتريبه
قال القاضي البيضاوي روى انه
عليه السلام قال لو نزل العذاب
لما نجا منه غير عمر وسعد بن
معاذ وذلك لانه اشار باثخان. ايضا
پس گویم تواند بود امر آن حضرت باتیان قرطاس
وتجهیز جیش اسامه و همچنین اخراج آنحضرت مروان
را بطریق وحی نباشد بلکه بطریق رای و
اجتهاد باشد ومخالفت آنها لانسلم که کفر است
زیراکه ازین قسم مخالفت از اصحاب کرام آمده چنانکه
بالا گزشت و باوجود تحقیق زمان نزول وحی انکار
برین مخالفه وارد نشده وعتاب نیامده و حال آنکه
اندک چیز از سوء ادب به نسبت بآنسرور علیه السلام
از اصحاب کرام صادر میشد حق سبحانه و تعالیٰ فی الحال
از افعال نهی میکرد و بر مباشران وعید نازل می
فرمود کما قال عزمن قائل
یا ایها الذین آمنوا لا ترفعوا
اصواتکم فوق صوت النبی ولا
تجهروا له بالقول کجهر بعضکم
لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم
لا تشعرون.

Marfat.com

دیا تھا۔ پس ہم کہتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ آنحضرتؐ کا کاغذ منگوانے کے لیے حکم دینا یا جیش اسامہ کی تیاری کے لیے فرمانا اور اسی طرح آپ کا مروان کو نکلوانا بطریق وحی نہ ہو بلکہ محض رائے اور اجتہاد سے ہو۔ لہذا ان امور کی مخالفت کو ہم کفر تسلیم ہیں کرتے کیونکہ اس طرح کی مخالفت صحابہ سے ثابت ہے جیسا کہ ابھی گزرا۔ اور باوجود اس کے کہ نزول وحی کا سلسلہ جاری تھا کوئی عتاب یا انکار اسپر حضرت باری سے وارد نہیں ہوا حالانکہ آنحضرت کی شان والا میں صحابہ کرام کی طرف سے ذراسی بے ادبی واقع ہونے پر حق سبحانہ وتعالیٰ کی جانب سے نہی وارد ہوئی اور مرتکبین بے ادبی پر وعید نازل ہوئی چنانچہ حضرت عزاسمہ فرماتے ہیں اے ایمان والو اپنی آوازوں کو نبی کی آواز سے اونچا نہ اٹھاؤ اور گفتگو بلند آوازی سے جیساکہ آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو نہ کیاکرو ایسا نہ ہو کہ تمہارے عمل ضایع ہوجائیں اور تم کو علم بھی نہ ہو۔ شارح مواقف نے آمدی سے نقل کرتے ہوئے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت مسلمان ایک ہی عقیدہ پر قائم تھے۔ سوائے ان لوگوں کے جو نفاق کو چھپاتے تھے اور موافقت کو ظاہر کرتے تھے۔ پھر ان میں آپس میں اختلاف رونما ہوا، پہلے ان امور اجتہادیہ میں جن سے نہ تو ایمان واجب ہو نہ کفر واجب ہو اور ان کی غرض اس سے دین کے مراسم کو قائم کرنا اور شریعت کے طرق کی پائداری تھی، چنانچہ ایک اختلاف ان کا وہ تھا جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے مرض موت میں آپؐ کے فرمان ایتونی بقرطاس الخ کے ذیل میں رونما ہوا یا وہ اختلاف جو جیش اسامہ رضؓ سے پیچھے رہنے میں واقع ہوا بعض نے

Marfat.com

قال شارح المواقف نقلا عن الآمدی حیث
قال کان المسلمون عند وفات النبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم علی عقیدۃ واحدۃ
الا من کان ینطوی النفاق ویظہر الوفاق
ثم نشاء الخلاف فیما بینہم اولا فی امور اجتہادیۃ
لا یوجب ایمانا ولا کفراً وکان غرضہم
منہا اقامۃ مراسم الدین وادامۃ
مناہج الشرع القویم وذلک کاختلافہم
عند قول النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فی مرض موتہ ایتونی بقرطاس الخ وکاختلا
فہم بعد ذلک فی التخلف عن جیش اسامۃؓ
فقال قوم بوجوب الاتباع لقولہ علیہ السلام جہزوا جیش اسامۃ
لعن اللہ من تخلف عنہ وقال قوم بالتخلف انتظاراً لما یکون
من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فی مرضتہ
اگر کسے گوید واثبات مقدمہ ممنوعہ نماید کہ ثبوت اجتہاد آنسرور
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از وحی بودہ پس صادق آمد کہ
جمیع افعال واقوال آنسرور علیہ الصلوٰۃ والسلام
بموجب وحی است چہ احکام اجتہادیہ ہم بایں تقدیر
بموجب وحی شدہ گوئیم کہ مراد از جمیع افعال واقوال ہر
قول وفعل اوست صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
خاصۃ علی سبیل التفصیل کما لا یخفی علی فطن المتامل ولا

Marfat.com

اتباع کو واجب قرار دیا بموجب حکم علیہ السلام جهزوا جیش اسامۃؓ لعن اللہ من تخلف عنہ اور بعض نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بیماری کا انجام دیکھنے کے انتظار میں پیچھے رہے۔ اگر اس پر اعتراض کرے اور اسی مقدمہ کو جس پر کہ منع وارد کیا گیا ہے ثابت کرنے لگے کہ آنسرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اجتہاد کا ثبوت بھی تو وحی سے ہوا ہے، پس صادق آیا کہ جمیع افعال واقوال آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بموجب وحی ہی ہوں کیونکہ احکام اجتہادیہ اس صورت میں بذریعہ وحی ہی ثابت ہوئے ہیں جواب میں ہم کہتے ہیں کہ جمیع افعال واقوال سے مراد ہر فعل اور ہر قول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا خاص خاص طور پر تفصیلاً ہے جیسا کہ سمجھدار دقیق النظر انسان پر پوشیدہ نہیں۔ ورنہ لازم آتا ہے کہ مجتہدین کے تمام اقوال وافعال موجب وحی ہوں کیونکہ ان کا اجتہاد بھی تو وحی سے ثابت ہے۔ عقلمند اس سے عبرت حاصل کریں علاوہ اس کے ہم کہتے ہیں کہ اس مقدمہ کا اثبات کوئی نفع نہیں دیتا اس لیے کہ اس کی کمی دوسرا ایک مقدمہ ہے وہ یہ کہ نبی صلعم کے جمیع افعال واقوال وحی سے ثابت ہونے کی تقدیر پر ان کی مخالفت کا کفر ہونا ہے اور اس کا حال گزر چکا۔ اب علماء ماوراء النہر کی عبارت میں ان کے اس قول سے مراد کہ آپ کے تمام افعال واقوال بموجب وحی ہیں وہ امور ہیں جو امورِ اجتہادیہ کے علاوہ آپ سے صادر ہوئے خواہ وہ وحی خفی سے ہوں یا وحی جلی سے اور اسی قدر تعمیم ان کے مقصد میں کافی ہے ظاہر ہے وہ احادیث جو خلفائے ثلثہ کی مدح وستائش میں وارد ہیں ان کا شمار غیب کی خبروں میں ہے اور غیب بطریق وحی معلوم ہو سکتا ہے

Marfat.com

یلزم ان یکون اقوال جمیع المجتهدین وافعالهم بموجب الوحی لان اجتهادهم ثبت بالوحی والنص فاعتبروا یا اولی الابصار علیٰ انا نقول اثبات تلک المقدمة لا یجدی نفعاً لان مفتاحه المقدمة القایلة بان مخالفتها کفر وسنده ما مر فافهم.

وآنچه در براءۃ عبارت علماء ماوراءالنہر واقع شدہ کہ جمیع افعال واقوال آں حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بموجب وحی است مراد ازان واللہ سبحانہ اعلم سوائے امور اجتہادیہ کہ ازان سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام صادر شدہ سوا رکان بالوحی الجلی او بالخفی وہمیں قدر از تعمیم در مدعاء ایشان کافی است چہ احادیثی کہ در مدائح خلفائے ثلثہ وارد گشتہ اند از قبیل اخبار از مغیبات اند وھو بطریق الوحی لا غیر ولا مدخل للرائ والاجتہاد فیہ قال عزوجل وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ھو وقال سبحانہ عالم الغیب لا یظہر علی غیبہ احداً الا من ارتضی من رسول. اما برین تقدیر لازم است کہ از کریمہ وما ینطق عن الھوی عامہ از قرآن و وحی خفی مراد دارند کما لا یخفی شک نیست کہ از انکار ومخالفت چنیں افعال و اقوال انکار ومخالفت وحی لازم آید ومخالفت وحی کفر است والاحادیث الواردة فی مدحہم الدالة علی انہا اعلام اللہ سبحانہ کثیرة بحیث وصلت لکثرة الطرق وتعداد

Marfat.com

رائے اور اجتہاد کو اس میں کوئی دخل نہیں خدائے عزوجل نے فرمایا اللہ ہی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں ان کو سوائے اس کے کوئی نہیں جانتا نیز اللہ تعالےٰ نے فرمایا وہ عیب کا جاننے والا ہے، اپنے غیب پر کسی کو آگاہ نہیں کرتا مگر جس کو چاہے اپنے رسولوں میں سے لیکن بدیں صورت لازم آتا ہے کہ آیہ کریمہ وما ینطق عن الھوی سے وہ عام معنی مراد ہوں جو قرآن اور وحی خفی ہر دو کو شامل ہے اور شک نہیں کہ اس قسم کے اقوال و افعال سے انکار اور ان کی مخالفت سے وحی کی مخالفت اور اس کا انکار لازم آتا ہے اور وحی کی مخالفت کفر ہے۔ اور وہ احادیث جو ان بزرگوں کی مدح وستائش میں وارد ہیں اور اللہ تعالےٰ کی طرف سے خاص سرمایہ علم بخشی ہیں کثیر تعداد میں ہیں یہاں تک کہ اگر ان کی کثرت طرق و تعدد رواۃ کا لحاظ کیا جائے تو وہ شہرت کی حد تک یا معنیً تواتر کے درجہ تک پہنچتی ہیں ہم ان میں سے چند کا ذکر کرتے ہیں مثلاً ایک وہ جو ترمذی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بدیں معنی بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ابوبکرؓ سے ارشاد فرمایا کہ تم میرے غار کے ساتھی ہو اور حوض کوثر پر میرے رفیق یا انھیں ترمذی کی بیان کردہ حدیث کہ آپ نے فرمایا جبرئیل میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو جنت کا وہ دروازہ دکھایا جس میں سے میری امت کے لوگ داخل ہوں گے حضرت ابوبکرؓ بولے یا رسول اللہ میری آرزو ہے کہ میں آپ کے ساتھ ہوتا اور اس دروازہ کو دیکھتا۔ آپؐ نے فرمایا ابوبکرؓ تم تو جنت میں سب سے پہلے داخل ہو گے۔ بخاری و مسلم میں حدیث نقل ہے کہ نبیؐ نے فرمایا میں جنت میں گیا اور وہاں میں نے ایک محل دیکھا جس کے صحن میں ایک چھوکری تھی، میں نے پوچھا یہ کس کی ہے کہا گیا کہ یہ عمر بن الخطابؓ کی ہے میرا ارادہ

Marfat.com

الرواة الى حد الشهرة بل الى حد التواتر معنى فلنذكر عدة منها ما روى الترمذى عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال لابى بكر انت صاحبى فى الغار وصاحبى على الحوض ومنها ما روى الترمذى ايضاً عنه عليه الصلوٰة والسلام انه قال اتانى جبرئيل فاخذ بيدى فارانى باب الجنة يدخل امرأ من امتى فقال ابو بكر يا رسول الله وددت انى كنت معك حتى انظر الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما انك يا ابا بكر اول من يدخل الجنة ومنها ما روى البخارى ومسلم عن النبى صلى الله تعالى عليه وعلى آله وسلم انه قال دخلت الجنة الى ان قال رأيت قصراً بفنائه جارية فقلت لمن قال لعمر بن الخطاب فاردت ان ادخله فانظر اليها فذكرت غيرتك فقال عمرؓ بابى وامى يا رسول الله أعليك أغارُ. ومنها ما رواه ابن ماجة من النبى صلى الله تعالى عليه وآله وسلم انه قال ذلك الرجل ارفع امتى درجة فى الجنة قال ابو سعيد والله ماكنا نرى ذلك الرجل الاعمر بن الخطابؓ حتى مضى لسبيله ومنها ما اخرج ابو على من عمار بن ياسر انه قال صلى الله تعالى عليه وآله وسلم ماقدمت ابا بكرؓ وعمرؓ ولكن الله قدمها. ومنها ما اخرج ابو على

Marfat.com

ہوا کہ اس کے اندر جا کر لونڈی کو دیکھوں لیکن اے عمرؓ تمہاری غیرت مجھکو یاد آئی
حضرت عمرؓ نے فرمایا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا آپ
پر مجھے غیرت ہو سکتی ہے۔ ابن ماجہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا وہ شخص میری امت کا جنت میں سب سے بلند درجہ کا ہوگا۔ ابوسعیدؓ
کہتے ہیں کہ ہم اس شخص سے مراد سوائے عمرؓ کے کسی کو نہیں جانتے تھے یہاں تک
کہ انھوں نے وفات پائی۔ یہاں وہ حدیث بھی قابل لحاظ ہے جو ابو علی عمار
بن یاسرؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا کہ میں نے ابو بکرؓ اور عمرؓ کو
مقدم نہیں بنایا بلکہ خود خدا تعالیٰ نے ان کو مقدم ٹھہرایا۔ یا وہ حدیث جو ابو علی
بیان کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس جبرئیل آئے
میں نے ان سے کہا کہ عمر بن الخطابؓ کے فضائل بیان کیجئے انھوں نے جواب
دیا اگر میں ان کے فضائل اس قدر مدت بیان کروں جس قدر مدت نوحؑ اپنی
قوم میں رہے تو بھی ان کے فضائل ختم نہ ہوں اور عمرؓ ابو بکرؓ کی نیکیوں میں سے
ایک نیکی ہیں۔ یہاں وہ حدیث بھی قابل لحاظ ہے جس کو ترمذی اور ابن ماجہ علی
ابن ابی طالب وانسؓ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ ابو بکرؓ و عمرؓ دونوں جنت کے ادھیڑ عمر والوں کے سردار ہیں اولین سے
آخرین تک سوائے انبیاء اور مرسلین کے۔ یہاں وہ حدیث بھی قابل
غور ہے جو بخاری ومسلم موسیٰ اشعریؓ سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے
کہا میں مدینہ کے ایک باغ میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا ایک
شخص آئے انھوں نے دروازہ کھلوانا چاہا آپ نے فرمایا دروازہ کھولو اور اندر آنیوالے کو جنت کی خوشخبری دو میں نے
دروازہ کھولا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ابو بکرؓ ہیں میں نے ان کو خوش خبری دی انھوں نے اس پر اللہ کا شکر
ادا کیا پھر ایک شخص نے دروازہ کھلوانا چاہا حضور اکرمؐ نے مجھ سے پھر فرمایا، دروازہ کھولو اور

Marfat.com

قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اتانی جبرئیل فقلت
یا جبرئیل حدثنی بفضائل عمر بن الخطابؓ فقال لو حدثتك
مالبث نوح فی قومہ ما نفدت فضائلہ وان عمر حسنۃ من
حسنات ابی بکر ومنها ماروا الترمذی وابن ماجۃ عن علی بن
ابی طالبؓ وعن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ علیہ السلام قال ابوبکر
وعمر سیدا کھول اهل الجنۃ من الاولین والآخرین الا النبیین
والمرسلین ومنها ماروی البخاری ومسلم عن موسی الاشعری
نہ قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حائط من حیطان المدینۃ وجاء رجل
فاستفتح فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افتح وبشرہ بالجنۃ ففتحت لہ
فاذا ابوبکرؓ فبشرتہ بما قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فحمد اللہ ثم جاء
رجل فاستفتح فقال النبی صلے اللہ علیہ وسلم افتح لہ وبشرہ بالجنۃ
ففتحت لہ فاذا عمر فاخبرتہ بما قال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فحمد اللہ۔ ثم استفتح رجل فقال لی افتح وبشرہ
بالجنۃ علی بلوی یصیبہ فاذا عثمانؓ فاخبرتہ بما قال النبی
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فحمد اللہ سبحانہ ثم قال واللہ
المستعان هذا۔

وایضاً لوسلم کہ اخراج مروان بطریق وحی بودہ فلا نسلم کہ اخراج
ونفی دائمی مراد آں سرور بودہ باشد چرا نتواند بود کہ اخراج موقتہ
وتغریب موجل خواستہ باشد چنانکہ آں سرور علیہ السلام در حد زنا
فرمودہ البکر بالبکر جلد ماۃ وتغریب عام۔ وچوں امیرالمومنین
عثمان رضؓ بر توقیت اخراج اطلاع داشت بعد مضی مدت عقوبت

Marfat.com

آنے والے کو جنت کی خوش خبری سناؤ میں نے دروازہ کھولا کیا دیکھتا ہوں کہ عمرؓ ہیں۔ میں نے ان کو خوش خبری سنائی انھوں نے اس پر اللہ کا شکر ادا کیا۔ پھر ایک آدمی نے دروازہ کھلوانا چاہا، آپ نے فرمایا دروازہ کھولو اور بلوے میں جو مصیبت پہنچنے والی ہے اس کے بدلے میں ان کو جنت کی خوش خبری سناؤ۔ کیا دیکھتا ہوں کہ وہ عثمان رضی اللہ عنہ ہیں، میں نے ان کو خوش خبری سنائی انھوں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور کہا اللہ مددگار ہے۔

نیز اگر مان بھی لیا جائے کہ مروان کا نکالنا بروئے وحی تھا تو ہم یہ تسلیم نہیں کرتے۔ اس کا نکالنا اور جلاوطنی ہمیشہ کے لئے تھی اور آنحضرت کی یہی منشا تھی ایسا کیوں نہ ہو کہ اخراج وقتی ہو جلاوطنی مقررہ مدت تک ہو جیساکہ آنحضرت ﷺ نے حد زنا میں فرمایا کنوارے کی کنواری کے ساتھ زنا پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اب چونکہ حضرت عثمان کو اخراج کی مدت کا پتہ تھا۔ سزا اور جلاوطنی کی مدت ختم ہونے پر آپ اس کو مدینے میں لے آئے اور اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ رہی آیت لا تجد قوما الخ تو یہ کفار کی دوستی سے روکتی ہے اور مروان کا کفر ثابت نہیں کہ اس کی دوستی ممنوع قرار پائے لہذا سمجھو انصاف کرو اور سینہ زوری نہ کرو تاکہ اندھی اونٹنی کی طرح بھٹکنے لگو۔ نیز شیعہ نے بطریق منع اور مناقضہ کہا کہ خلفائے ثلٰثہ کی مدح جو آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے وہ متفق علیہ فریقین نہیں کیوں کہ شیعہ کی کتابوں میں ان کا نشان تک نہیں اور جو احادیث مذمت پر دلالت کرتی ہیں مثلاً گزشتہ روایتیں (رکا غدا در جیش اسامہؓ کی) یہ ہر دو فریق کی کتابوں میں درج ہیں یہ بھی کہتے ہیں کہ بعض اہل سنت وضع حدیث کو مصلحت کی خاطر جائز قرار دیتے ہیں لہذا غیر متفق علیہ حدیث پر سے اعتماد لازمی

Marfat.com

وتغریب اورا بہ مدینہ آورد ولا محذور فیہ ۔ وآیۃ لا تجد قوماً الخ
منع از مودت کفار می کند وکفر مروان ثابت نشدہ کہ مودت او ممنوع
باشد فافہم وانصف ولا تعسف تخبط خبط العشراء ونیز شیعہ ثانیاً
بطریق منع ومناقضہ گفتند کہ ورود مدح خلفائے ثلثہ از حضرت پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم متفق علیہ فریقین نیست چہ در کتب شیعہ اثرے ازاں نیست
وآنچہ دلالت بر ذم کند مثل روایتین مذکورتین وغیرہما در کتب
فریقین مسطور است ونیز بعض از اہل سنت تجویز وضع حدیث
برائے مصلحت کردہ اند پس اعتماد بر حدیث غیر متفق علیہ نیست۔

اقول فی دفع الاشکال بطریق اثبات المقدمۃ الممنوعۃ واللہ
سبحانہ اعلم چوں شیعہ از کمال تعصب وعناد طعن سلف وسب
خلفائے ثلثہ بلکہ تکفیر ایشاں را اسلام وعبادت خود خیال کردہ
در احادیث صحاح کہ در مدائح ومناقب ایشان اند بی سند و
دلیل جرح می کنند وتحریفات وتصرفات در آنہا مینمایند حتی
کہ در کلام اللہ کہ مدار اسلام بران است واز صدر اول تواتر
منقول است وہیچ شبہ باو راہ نیافتہ وقبول زیادت ونقصان
نمیکند آیات مخترعہ وکلمات مزخرفہ درمی آورند ودر آیات قرآنی
تصحیفات مینمایند چنانکہ در کریمہ ان علینا جمعہ وقرآنہ
فاذا قرأناہ فاتبع قرآنہ باین طریق تصحیف وتحریف
میکنند ان علیا جمعہ وقرابنا فاذا قرأتہ فاتبع
قرابتہ ۔ از کمال ضلالت میگویند کہ بعضی آیات قرآنی را
حضرت عثمان پوشیدہ داشتہ است کہ در مدائح اہل بیت

Marfat.com

اٹھ جاتا ہے۔

دفع اشکال میں بطریق اثبات مقدمہ ممنوعہ ہم کہتے ہیں کہ جب شیعہ انتہائی تعصب و عناد سے اسلاف پر طعن اور خلفائے ثلثہ پر سب و شتم بلکہ ان کو کافر کہنے کو اسلام اور اپنی عبادت خیال کرتے ہیں تو لامحالہ احادیث صحاح جو ان کے مناقب میں واقع ہیں ان میں بے سند و بے دلیل جرح و قدح کرتے ہیں اور ان میں تحریف و تصرف سے کام لیتے ہیں یہ تو کلام اللہ جس پر دار اسلام ہے اور قرن اول سے متواتر نقل ہے اور کسی شبہ کی اس میں گنجائش نہیں اور مطلق زیادتی و نقصان کا اس میں احتمال نہیں اس میں بھی گھڑی ہوئی آیتیں اور بناوٹی کلمے ملا دیتے ہیں اور آیات قرآنی میں تصحیف کو روا رکھتے ہیں چنانچہ آیہ کریمہ ان علینا جمعہ وقرانہ فاذا قراناہ فاتبع قرانہ میں تصحیف اس طرح کر ڈالی اور اس طرح تحریف کا قلم چلایا ان علیا جمعہ وقرابتہ فاذا اقراتہ فاتبع قرابتہ انتہائی گمراہی کا شکار ہو کر یہاں تک کہہ جاتے ہیں کہ حضرت عثمان رضؓ نے ان بعض آیات قرآنی کو چھپا لیا ہے جو اہل بیت کی مدح میں وارد تھیں اور ان کو قرآن میں شامل نہیں کیا۔ یہ بات بھی اور ہرگز رچکی ہے کہ ان شیعہ کا ایک فرقہ اپنے گروہ کے نفع اور بہبود کے لیے جھوٹی گواہی کو روا رکھتا ہے انھیں برائیوں سے یہ لوگ طعن کے نشانہ بنے اور ان پر سے اعتماد اٹھ گیا اور ان کی عدالت ختم ہو گئی۔ ان کی تصنیف شدہ کتابیں اعتبار کھو بیٹھیں اور ان کا درجہ تحریف شدہ توریت و انجیل سے زائد نہ رہا۔ اہل سنت کی کتب صحاح میں مثلاً بخاری جو اصح کتب بعد القرآن ہے یا مسلم وغیرہ میں خلفائے ثلثہ کی

Marfat.com

بوده اند و آنہا را داخل قرآن ساختہ ونیز سابقاً گزشت کہ طائفہ از ایشان شہادت زور از برائی نفع و صلاح گروہ خود تجویز کردہ اند پس بواسطہ ای مفاسد مورد طعن گشتند و اعتماد و عدالت ایشان را سابہ طرف شد و کتب مدونہ ایشاں از ورطہ اعتبار ساقط شدند و حکم توریت و انجیل محرفہ گرفتند و در کتب اہل سنت مثل صحیح بخاری کہ اصح کتب بعد کتاب اللہ است و صحیح مسلم وغیرہما جز از مدائح و تعظیم خلفائے ثلثہ نیست و آنچہ ایشاں از فساد طبیعت و انحراف مزاج خود ذم خیال کردہ اند تصور باطل و خیال فاسد است و از قبیل وجدان صفرا است کہ مر شکر را تلخ داند تحقیق آن بالا گذشت ۔ وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ و آنکہ گفتہ اند کہ بعض اہل سنت وضع حدیث برائے مصلحت تجویز کردہ اند پس اعتماد بر حدیث غیر متفق علیہ نیست بر تقدیریست کہ اہل سنت کلام آں بعض رد نکنند و در مقام انکار او نباشند و اظہار کذب آن نمایند والواقع لیس کذالک بلکہ ایشاں در کتب خود کذب وافترا او را تصریح کردہ اند و از درجہ اعتبار و اعتماد ساقط نمودہ فلا یعود الیہم شیٔ ولا یلتبس الحق الواضح بالباطل الظاہر المبین بطلانہ ۔

و ایضاً شیعہ در جواب بطریق منع گفتند کہ مخالفت خبر واحد لانسلم کہ کفر است چہ مخالفت اخبار احاد از مجتہدین واقع

Marfat.com

مدح وستائش کے علاوہ کچھ نہیں اب یہ اپنے فساد طبع اور خرابی مزاج سے اس کو مذمت خیال کر بیٹھے۔ یہ ان کا سراسر خیال فاسد اور تصور باطل ہے۔ کوئی صفراوی مزاج والا جس طرح شکر کو کڑوا جانتا ہے بس یہی حال ان کا ہے اس کی تحقیق اوپر گزر چکی۔ اور جو کج طبع ہیں متشابہات کی تابعداری فتنہ انگیزی کی غرض سے کرتے ہیں۔ اور شیعہ کا یہ کہنا کہ بعض اہل سنت وضع حدیث کو مصلحت کی بنا پر جائز سمجھتے ہیں اور اسی لیے غیر متفق علیہ حدیث پر سے اعتبار اٹھ گیا تو یہ بات جب وقعت رکھتی کہ اہل سنت نے اس قسم کے لوگوں کے کلام کو رد نہ کیا ہوتا اور تردید کا پہلو اختیار نہ کرتے اور ان کے کذب کو بے نقاب نہ کرتے لیکن اس کے برخلاف واقعہ تو یہ ہے کہ اہل سنت نے اپنی کتابوں میں ان کے کذب و افتراء کو وضاحت سے بیان کیا اور ان کے کلام کو درجہ اعتبار سے گرادیا لہذا اب اہل سنت کی طرف کونسا قصور عائد ہو سکتا ہے۔ اب تو حق باطل سے نکھر کر صاف جدا ہو گیا نیز شیعہ نے جواب میں بطریق منع کہا کہ ہم تسلیم نہیں کرتے کہ خبر واحد کی مخالفت کفر ہے کیونکہ ثابت ہے کہ مجتہدین نے خبر احاد کی مخالفت کی ہے واضح رہے کہ وہ احادیث جو صحابہ کرام کی مدح وستائش میں وارد ہیں اگرچہ باعتبار الفاظ احاد ہیں لیکن بلحاظ کثرت رواۃ اور تعدد طرق وہ تواتر معنوی کی حد تک پہنچ چکی ہیں جیسا کہ گزرا۔ اس میں تو بہرحال شک کی گنجائش نہیں کہ ان کے مطلب و مفہوم سے انکار کفر ہے اور اس قسم کی احادیث سے مخالفت مجتہدین سے ثابت نہیں ہے بلکہ امام ابوحنیفہ جو رئیس اہل سنت ہیں نہ صرف خبر واحد کو بلکہ اقوال صحابہ کو بھی قیاس

Marfat.com

شده، پوشیده نماند که احادیثی که در توصیف و تعظیم خلفای ثلثه وارد گشته اند اگرچه از روئے لفظ احاد اند اما از کثرت رواة و تعدد طرق آنها بحد تواتر معنوی رسیده اند کما مر و شک نیست که انکار مدلول آنها کفر است و مخالفت چنین اخبار احاد از مجتهدین واقع نشده است بلکه امام ابو حنیفه رحمه الله که رئیس اہل سنت است نه مطلق خبر واحد بلکه اقوال صحابه را بر قیاس مقدم میدارد و مخالفت آنها تجویز نمی کند. و ایضا شیعه بعد تسلیم ورود مدح خلفای ثلثه در جواب گفتند و منع مقدمه صحیحه نمودند که تعظیم و توقیر حضرت پیغمبر صلے الله علیه وسلم نسبت بخلفاے ثلثه قبل از صدور مخالفت از ایشان بود دلالت بر حسن و سلامتی عاقبت نمی کند چه عقوبت قبل صدور عصیان با آنکه معلوم الصدور باشد لائق نیست لہذا حضرت امیر از عمل ابن ملجم خبر داده عقوبت نفرمودند. پوشیده نماند احادیثی که در مدائح ایشان وارد گشته اند دلالت بر حسن و سلامتہ عاقبت میکنند و از امن خاتمه خبر میدهند چنانکه از احادیث مذکوره هم این دلالت مفهوم میشود و امثال ازین احادیث از صحاح و حسان بسیار است و چنانچه عقوبت قبل صدور عصیان با آنکه معلوم الصدور باشد لائق نیست همچنین مدح کسی که معلوم الذم و مستوجب عقوبت هم است سزاوار مدح نیست و ورود المدح یدل علی حسنهم حالا و مالا لہذا حضرت امیر ابن ملجم را هر چند عقوبت نفرموده مدح و توصیف او به هیچ وجه نه کرده

Marfat.com

پر مقدم رکھتے ہیں اور ان کی مخالفت کو روا نہیں رکھتے۔ نیز شیعہ خلفائے ثلثہ کی مدح میں وارد احادیث کو مانتے ہوئے جواب میں کہتے ہیں اور مقدمہ صحیحہ کو رد کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ کی تعظیم و توقیر جو خلفائے ثلثہ کی شان میں واقع ہے یہ مخالفت کے وقوع سے پہلے پہلے کی تھی اس سے نتیجہ کی سلامتی و بہتری کا پتہ نہیں چلتا کیونکہ وہ گناہ جو ابھی صادر نہ ہوا ہو باوجودیکہ اس کا صدور معلوم ہو اس کی سزا قبل صدور مناسب نہیں چنانچہ حضرت امیرؓ نے ابن ملجم کی بدکرداری کا پتہ دے دیا تھا لیکن باہمہ اس کو سزا نہیں دی۔

واضح ہو کہ جو احادیث ان کی مدح میں وارد ہیں ان کی عاقبت کی درستی اور بہتری کی کھلی دلیل ہیں اور ان کے پر امن خاتمہ کو بتاتی ہیں ان احادیث کا مضمون صاف اس کی طرف مشیر ہے اور اس قسم کی صحیح اور حسن حدیثیں بہت سی ہیں اور جس طرح گناہ کے سرزد ہونے سے پہلے یا اس قصور سے پہلے جس کا سرزد ہونا معلوم ہو عقوبت مناسب نہیں اسی طرح جس کی برائی معلوم ہو اور وہ سزاوار عقوبت ٹھہرتا ہو اس کی مدح و ستائش بھی روا نہیں لہذا مدح و تعظیم ان بزرگوں کی ان کی اچھائی پر صاف دال ہے فی الوقت بھی اور آئندہ بھی، یہی وجہ تھی کہ حضرت امیر نے ابن ملجم کو اگر سزا نہیں دی تو اسکی تعریف و توصیف بھی نہیں کی اور اس کی تعظیم و توقیر کو روا نہ رکھا۔ اس بحث کی تحقیق آیہ کریمہ لقد رضی اللہ عن المومنین کے ذیل میں آئے گی۔

علمائے ماوراء النہر رحمہم اللہ نے فرمایا کہ بمقتضائے آیہ کریمہ لقد رضی اللہ عن المومنین الخ خلفائے ثلثہ رضامندی حق سے مشرف ہو چکے

Marfat.com

اعتبار تعظیم و توقیر او ہم روا نداشتند تحقیق ایں مبحث در کریمہ لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ مذکور خواہد شد۔

قال علمار ماوراء النہر رحمہم اللہ سبحانہ، خلفائے ثلثہ بمقتضای کریمہ لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ برضوان حق ملک منان مشرف شدہ اند پس سب ایشان کفر باشد۔ شیعہ در جواب بطرق مناقضہ گفتند و استلزام امر رضوان ایشان را منع نمودہ گفتند کہ مدلول آیت عند التدقیق رضائے حضرت اللہ تعالےٰ است از فعل خاص کہ بیعت باشد کسی منکر ایں نیست کہ بعض افعال حسنہ مرضیہ از ایشان واقع است سخن دریں است کہ بعض افعال قبیحہ از ایشاں بوجود آمدہ کہ مخالف آں عہد و بیعت است چنانکہ در امر خلافت مخالفت نص حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نمودہ غصب خلافت کردند حضرت فاطمہ را آزردہ ساختند چنانکہ در صحیح بخاری مذکور است و در مشکوٰۃ در مناقب آنحضرت علیہا الرضوان منقول است کہ من اذاہا فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ وکلام صادق بمضمون ان الذین یوذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ۔ ناطق است حاصل کہ بواسطہ ایں افعال ذمیمہ و منع وصیت حضرت پیغمبر علیہ السلام و تخلف از جیش اسامۃؓ مورد طعن د

Marfat.com

ہیں لہٰذا اُن کو گالی دینا کفر ہوگا۔

شیعہ نے جواب میں بطریق مناقضہ کہا اور ان کی رضامندی کے استلزام کو رد کیا کہا کہ اگر گہری نظر سے دیکھا جائے تو اس آیت سے ایک مخصوص فعل (بیعت) پر حضرت عزاسمہ کی رضامندی کا پتہ چلتا ہے اور اس سے کسی کو انکار نہیں کہ خلفائے ثلثہ سے بعض افعال حسنہ صادر ہوئے ہیں۔ گفتگو اس میں ہے کہ بعض افعال قبیحہ بھی ان سے سرزد ہوئے جو بیعت و عہد کے مخالف ہیں جیسا کہ خلافت کے بارے میں حضرت پیغمبر علیہ السلام کی نص کی مخالفت کی اور خلافت کو چھین بیٹھے، حضرت فاطمہ کو آزردہ دل کیا حالانکہ صحیح بخاری میں مذکور ہے اور مشکوٰۃ میں مناقب کے بیان میں حضرت فاطمہؓ کے بارے میں منقول ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جس نے ان کو اذیت پہنچائی تو اس نے مجھکو اذیت پہنچائی اور جس نے مجھ کو اذیت پہنچائی اس نے گویا اللہ کو ستایا۔ پھر اس کلام صادق کا مضمون " البتہ وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر اللہ نے دنیا و آخرت میں لعنت کی " صاف اس امر پر گویا ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ بواسطہ ان افعال قبیحہ کے اور وصیت حضرت پیغمبر علیہ السلام کو رد کر دینے اور جیش اسامہ سے پیچھے رہنے سے وہ طعن و مذمت کا نشانہ بنے کیونکہ عاقبت کی سلامتی اعمال کے خاتمہ کی اچھائی پر موقوف ہے اور عہد حضرت پیغمبر علیہ السلام کو وفا کرنے پر۔

ہم کہتے ہیں کہ جس مقدمہ کو وہ رد کرتے ہیں اسی کو ہم ثابت کرتے ہیں اور بیان استلزام کا یہ ہے کہ آیت کریمہ کا مفہوم بعد تحقیق و تدقیق یہ نکھرتا ہے کہ حق سبحانہ کی رضامندی مومنین کے ساتھ اسی وقت سے ثابت ہ

Marfat.com

مذمت شد ندچہ سلامت عاقبت بحسن خاتمہ اعمال ووفا کردن بعہد حضرت رسول متعال است واقوال ؛ اثبت المقدمہ الممنوعۃ وبیان الاستلزام این کہ مدلول آیۃ کریمہ تحقیقاً وتدقیقاً رضائے حق است سبحانہ ازمومنان دروقت بیعت ایشان بان سرور علیہ السلام غایۃ مافی الباب ان التدقیق یفضی الی علیۃ بیعتہم لرضاہ سبحانہ نعم کون البیعۃ مرضیۃ انما یفہم من انہا لما کانت علیۃ للرضا یکون ہولاء بسببہا مرضیین یکون ہی مرضیۃ بالطریق الاولی ؛ امان البیعۃ ہی المرضی علیہا اصالۃ مع عدم کون الموصوفین بہا مرضیین کما زعم افما لا یفہم احد کما لا یخفی علی من لہ ادنی درایۃ فی اسالیب الکلام ولما التبس علیہم الحق سموا خطاہم تدقیقا۔ پس گوئیم جماعہ کہ حق سبحانہ وتعالی از آنہا راضی شدہ باشد دانستہ باشد سرائر و بواطن ایشان را وسکینت وطمانیت بر آنہا نازل فرمودہ باشد کما دل علیہ قولہ سبحانہ تعالی فعلم ما فی قلوبہم فانزل السکینۃ علیہم ۔ ؛ آنسرور علیہ السلام ایشان را بجنت مبشر ساختہ باشد از خوف سوء خاتمہ ونقض عہد وبیعت مصئون ومامون باشد۔

علی انا نقول اگر مراد از آیہ کریمہ رضای حق سبحانہ وتعالے باشد، ازاں فعل خاص کہ بیعت است کما زعموا گوئیم ہرگاہ کہ حق سبحانہ ازبیعت ایشان راضی شد وایں فعل را مستحسن ساخت جماعۂ کہ بآن موصوف اند مرضی ومحمود العاقبہ باشد رحمہ اللہ تعالے از افعال کفار راضی نیست وہمچنیں از اعمال جماعۂ کہ مذموم العاقبہ

Marfat.com

جبکہ وہ نبی کے ساتھ بیعت کر رہے تھے۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہے اور تدقیق سے بھی
یوں معلوم ہوتا ہے کہ بیعت ان کی نبی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی علت
پس بیعت کا فعل حسن ہونا اور پسندیدہ ہونا اس سے خود سمجھ میں آسکتا
ہے کیوں کہ وہ رضامندی کی علت ہے چنانچہ جب یہ لوگ بیعت کرنے والے
اس بیعت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی سے مشرف ہو چکے ہیں تو بیعت
بطریق اولیٰ پسندیدہ ہوگی لیکن بیعت کا پسندیدہ ہونا اصالۃً بغیر اس
کے کہ بیعت کرنے والے پسندیدہ لوگ ہوں جیسا کہ شیعہ گمان کرتے
ہیں فہم سے بالکل بعید بات ہے۔ جو اسالیب کلام سے ذرا واقفیت رکھتا
ہے اس سے یہ حقیقت پوشیدہ نہیں۔ اور جب حق تک ان کی رسائی نہ
ہو سکی تو انھوں نے اپنی خطا کا نام تدقیق رکھ لیا۔ لہٰذا ہم کہتے ہیں کہ وہ
جماعت جس سے حق سبحانہ راضی ہو گیا ہو ان کے اندرونی اور چھپے حالات
سے واقف ہو ان پر سکینہ اور طمانیت اتار چکا ہو جیسا کہ فرمایا " پس جانا
ان کے دل کی چیز کو پس نازل کی سکینہ ان پر " اور نیز اس جماعت کو آنسرورؐ
نے جنت کی خوشخبری سنادی ہو وہ جماعت لامحالہ خاتمہ کی برائی اور
اور نقض عہد و بیعت سے محفوظ و مامون ہو گی۔

اس کے علاوہ اگر آیت سے مراد اللہ تعالیٰ کی رضامندی ان کے
فعل خاص بیعت سے ہو جیسا کہ شیعہ کو دھوکا لگا ہے تو ہم کہتے ہیں
کہ جب حق سبحانہ ان کی بیعت سے راضی ہوا اور ان کے اس فعل کو مستحسن
سمجھا تو وہ جماعت جو اس رضامندی کے شرف سے مشرف ہوئی پسندیدہ
اور محمود العاقبہ ہو گی اور اس وقت کفار کے افعال سے راضی نہیں ہے
اور اسی طرح اس جماعت کے افعال سے بھی راضی نہیں جو مذموم العاقبہ

Marfat.com

اندو آن اوان افعال را مستحسن ساخت اگرچه فی نفسها حسنه وصالحه
باشند و در باب اعمال صالحه ایشان میفرماید۔ والذین کفروا
اعمالهم کسراب بقیعة یحسبه الظمآن ماء حتی اذا جاءه
لم یجده شیئا و در جائے دیگر میفرماید ومن یرتدد منکم عن
دینه فیمت وهو کافر فاولئک حبطت اعمالهم فی الدنیا
والآخرة پس فعلیکه در آخرت کار نیاید و ناچیز شود رضای حق
سبحانه وتعالی ازان فعل بیچ معنی ندارد چه رضائی نهایت مرتبه
قبول است ورد و قبول خداوندی باعتبار مآل است انما
العبرة للخواتیم بورود نص از حضرت پیغمبر صلے اللہ علیه وآله
وسلم از برای خلافت امیر المومنین علی رضی الله عنه ثابت نشده
است بلکه دلیل از امتناع ورود آن که اگر ورودی یافت تواتر
منقول می شد۔ لانه مما یتوفر له دواعی علی نقله کقتل الخطیب
علی المنبر و نیز حضرت امیر باین نص احتجاج میکرد و ابوبکر رض را از خلافت
منع می ساخت چنانکه ابوبکر رض انصار را از امامت منع می کرد بخبر
الائمة من قریش وانصار قبول کردند و ترک امامت نمودند قال
شارح التجرید وکیف یزعم من له ادنی مسکة ان اصحاب
رسول الله علیه وآله وسلم مع انهم بذلوا نفوسهم و منعوا
ذخائرهم وقتلوا اقاربهم وعشائرهم فی نصرة رسول الله
صلے الله علیه وسلم واقامة شریعة وانقیاد امره واتباع
طریقه انهم خالفوه قبل ان یدفنوه مع هذه النصوص
القطعیه الظاهرة الدلالة النصوص علی المراد بل ههنا امارات

Marfat.com

ہے اگرچہ پسندیدہ افعال اس سے سرزد ہوں اور وہ افعال حسنہ اور صالحہ ہوں چنانچہ ایسے ہی لوگوں کے اعمال کے بارے میں ارشاد باری ہے" اور وہ لوگ جو کافر ہیں ان کے اعمال سراب (دھوکے) کی طرح ہیں جو چٹیل میدان میں ہو پیاسا اس کو پانی سمجھتا ہے یہاں تک کہ جب اس کے پاس آتا ہے اس کو کچھ نہیں پاتا۔ یا دوسری جگہ فرماتا ہے" اور جو تم میں سے اپنے دین سے مرتد ہو جائے پس وہ مر جائے کافر ہو کر وہی لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا و آخرت میں ضائع ہو گئے ہیں۔ لہذا وہ فعل جو آخرت میں کام میں نہ آوے اور وہاں ناچیز ہو جائے اس سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کوئی معنی نہیں رکھتی کیونکہ رضا قبولیت کے آخری درجہ سے عبارت ہے اور اللہ تعالےٰ کا کسی چیز کو رد کرنا یا قبول کرنا باعتبار مآل اور نتیجہ کے ہے کیونکہ دار و مدار خاتموں پر ہوتا ہے اور خلافت امیرالمومنین علیؓ کے بارے میں حضرت پیغمبر علیہ السلام سے کسی نص کا وارد ہونا ثابت نہیں ہوا بلکہ امتناع ورود پر دلیل قائم ہے کیونکہ اگر نص وارد ہوتی تو متواتر نقل ہوتی کہ اس کے دواعی (اسباب) بہت ہیں مثلاً اگر کسی خطیب کا منبر پر قتل ہو جائے تو وہ مشہور اور متواتر ہوتا ہے۔ نیز حضرت امیرؓ اس نص کو دلیل میں پیش کرتے اور ابوبکرؓ کو خلافت سے روک دیتے۔ جس طرح ابوبکرؓ نے انصار کو خلافت سے روک دیا اور حدیث" امام قریش میں سے ہوں گے" پیش کی انصار نے اس کو قبول کیا اور امامت سے دست کش ہو گئے۔ شارح تجرید نے کہا جس کو دین سے ذرا سا بھی لگاؤ ہو وہ کیسے ایسا گمان کرے کہ صحابہ کرام جنہوں نے آنحضرتؐ کی نصرت کی خاطر شریعت کو برقرار رکھنے کے لیے اور آنجنابؐ کی تعمیل حکم اور اتباع طریقہ کی خاطر اپنی جانیں قربان کیں، اپنا مال اور دولت لٹا ڈالا، اپنے عزیز و اقارب اور کنبے والوں کو قتل کیا،

Marfat.com

وروایات ربما یفید باجتماعها القطع بعدم مثل النصوص وهو انها لم یثبت ممن یوثق به من المحدثین مع شدة محبتهم لامیر المومنین ونقلهم الاحادیث الکثیرة فی مناقبه وکمالاته فی امر الدنیا ولم ینقل فی خطبه ورسائله ومفاخراته ومخاصماته وعند تاخره عن البیعة وجعل امر الخلافة شوری بین ستة نفر ودخل علیؓ فی الشوری وقال عباسؓ لعلیؓ امدد یدک حتی یقول الناس هذا عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تابع ابن عمہ ولا یختلف منک اثنان وقال ابوبکرؓ لیت انی سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن هذا الامر فیمن هو کنا لا ننازعه وعلیؓ باحث معاویہ ببیعة الناس له لا بنص من النبی صلی اللہ تعالیٰ وآلہ وسلم.

ونهی ظاهر از آزار فاطمہ علیها الرضوان کہ در حدیث وارد گشتہ است مطلق بہر وجہ مراد نخواہد بود زیراکہ آنحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہا در بعض اوقات از حضرت علیؓ آزار داشتہ چنانکہ در اخبار و آثار آمدہ و نیز حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعض ازواج خود را فرمودہ لا تؤذننی فی عائشةؓ فان الوحی لا یاتینی و انا فی ثوب امراة الا عائشة. پس آزار عائشہؓ را آزار خود فرمودہ وشک نیست کہ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا از حضرت امیر آزار داشتہ، پس گوئیم تواند بود ایذائی کہ در احادیث نہی ازاں وارد گشتہ است مخصوص باشد بایذائی کہ از ہوائی نفسانی و ارادۂ شیطانی بودہ باشد و آزاری کہ از اظہار کلمۂ حق مطابق حدیث ونص است

Marfat.com

وہ آنجناب کو دفن کرنے سے پہلے اپکی مخالفت کر بیٹھیں پھر جبکہ مقصود پر نصوص قطعیہ ظاہر الدلالت موجود ہوں بلکہ اس جگہ اشارات اور روایات اور بھی ہیں کہ بہت دفعہ ان کے جمع ہونے سے علم قطعی ہوتا ہے جبکہ وہ ان نصوص قطعیہ کے مثل نہ ہوں اور وہ یہ کہ وہ نصوص قطعیہ دجو امامت حضرت علیؓ کے متعلق ہیں) محدثین میں سے کسی ثقہ شخص سے ثابت نہیں ہیں باوجودیکہ ان کو امیر المومنین سے شدید محبت ہے اور انھوں نے بہت سی وہ احادیث نقل کی ہیں جو آپ کے مناقب اور امور دنیا و آخرت میں آپ کے کمالات سے تعلق رکھتی ہیں. نیز آپ کے خطبوں رسائل فخر و مباہات کے کلاموں مخاصمات میں اور اس اس وقت کہ لوگ آپ کی بیعت سے مڑ گئے ان کی نقل ثابت نہیں بلکہ آپ نے امر خلافت کو چھ آدمیوں کے مشورہ پر موقوف رکھا اور خود حضرت علیؓ اس شوری میں داخل ہوئے. عباسؓ نے حضرت علیؓ سے فرمایا آپ ہاتھ بڑھایئے میں آپ سے بیعت کروں تاکہ لوگ کہیں کہ آنحضرتؐ کے چچا نے اپنے بھتیجے سے بیعت کرلی تو آپکی بیعت سے دو آدمی بھی نہ پھر سکیں اور ابوبکرؓ نے فرمایا کاش میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس امر خلافت کے بارے میں دریافت کرلیتا پھر جو ہوتا اس میں ہم جھگڑا نہ کرتے. پھر حضرت علیؓ نے حضرت معاویہؓ سے لوگوں کے بیعت کرنے میں مباحثہ کیا لیکن کوئی نص نبیؐ پیش نہیں کی.

اور حضرت فاطمہؓ کی ازار رسانی سے جو بظاہر ممانعت حدیث میں وارد ہے وہ مطلق بہر وجہ مراد نہ ہوگی کیونکہ بعض وقت حضرت فاطمہؓ حضرت امیرؓ سے آزردہ دل ہوئیں چنانچہ احادیث و آثار اس پر دال ہیں نیز حضرت پیغمبر علیہ السلام نے بعض ازواج سے فرمایا مجھکو عائشہؓ کے

Marfat.com

حاصل شود ممنوع و منہی عنہ نباشد و معلوم است کہ باعث آزار
آنحضرت زہرا علیہا الرضوان از صدیق اکبرؓ بواسطہ منع ارث
فدک بودہ و صدیق در منع آن متمسک بحدیث نبوی علیہ الصلوٰۃ
والسلام بودہ کہ نحن معاشر الانبیاء لا نورث ما ترکناہ صدقۃ
نہ تابع ہواء نفسانی پس داخل وعید نباشد اگر کسی گوید کہ
کہ چوں صدیق علیہ الرضوان متمسک بحدیث بودہ و حکمی کہ از آں
سرور علیہ السلام شنیدہ بود نقل کردہ و حضرت زہرا علیہا الرضوان
چرا در غضب شدہ و آزار کشیدہ کہ آں آزار فی الحقیقت
آزار آں سرور بودہ و ہو منہی عنہ در جواب گوئم کہ ایں غضب و
آزار اختیاری و قصدی نبودہ بلکہ بمقتضای طبع بشری و جبلت
عنصری بودہ کہ داخل تحت قدرت و اختیار نیست و نہی و منع
باآں تعلق ندارد فافہم۔

قال علماء ما ورا النہر اللہ تعالی ابوبکرؓ را صاحب پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواندہ و صاحب پیغمبر قابل ذم و لعن نیست
شیعہ در جواب بطریق منع گفتند کہ آیہ قال لصاحبہ وھو یحاورہ اکفرت
دال است بر اینکہ مصاحبت درمیان مسلم و کافر واقع است یا صاحبی السجن
ءارباب متفرقون خیر ام اللہ الواحد القہار نیز موید مقصود است پس
حضرت یوسفؑ کہ پیغمبر است دو کس را صاحب خود خواند کہ بت پرست
بودند پس ظاہر شد کہ مجرد صاحب پیغمبر بودن دلیل خوبی نیست۔

اقول مثبتاً للمقدمۃ الممنوعۃ کہ مصاحبت بشرط مناسبت
البتہ موثر است و انکار تاثیر آں مصادم بداہت و معارض عرف و عادت

Marfat.com

بارہ میں ایذا نہ دو کیونکہ وحی مجھ پر سوائے عائشہؓ کے کسی کے لحاف میں نہیں آتی۔ لہذا آنحضرتؐ نے حضرت عائشہؓ کے آزار و آزردگی کو اپنا آزار قرار دیا ہے اور شک نہیں کہ حضرت عائشہؓ حضرت امیرؓ سے آزردہ دل تھیں لہذا ہم کہتے ہیں کہ احادیث میں جس ایذا رسانی کی ممانعت ہے ہو سکتا ہے کہ وہ خواہش نفسانی کے ساتھ مخصوص ہو اور ارادہ شیطان کے ساتھ مشروط ہو اور وہ آزار و آزردگی جو کلمہ حق کے اظہار سے واقع ہو جو مطابق حدیث و نص ہو تو وہ ممنوع نہ ہو پھر اس کا بھی سب کو علم ہے کہ فاطمہؓ کی آزردگی حضرت صدیق اکبرؓ سے بدیں باعث تھی کہ آپ نے فدک سے ارث کو روک دیا تھا اور حضرت صدیق اکبرؓ اس ممانعت میں حدیث نبوی سے حجت لاتے تھے کہ آنجنابؐ نے فرمایا ہم انبیاء کے گروہ ہیں ہم ورثہ نہیں چھوڑتے جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔ آپ خواہش نفسانی کے تابع نہ تھے لہذا آپ وعید میں داخل نہیں ہوں گے۔ اگر کوئی کہے کہ جب حضرت صدیقؓ حدیث سے حجت لائے اور آپ نے آنحضرتؐ کا دیا ہوا حکم نقل کیا تو حضرت فاطمہؓ کیوں غصہ ہوئیں کیوں آزردہ خاطر ہوئیں کہ آپکی آزردگی آنحضرتؐ کی آزردگی تھی جس سے ممانعت ہے اس کے جواب میں ہم کہتے ہیں کہ فاطمہؓ کا غصہ اور آپکی آزردگی باختیار و قصد نہ تھی بلکہ بتقاضائے بشری جبلت عنصری اور بشریت کے تقاضے اختیار و قصد سے باہر ہیں اور ممانعت اور نہی ان کو شامل نہیں۔

علماء ماوراء النہر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ابوبکرؓ کو حضرت پیغمبر علیہ السلام کا صاحب قرار دیا ہے، لہذا آپ مستحق ملامت و مذمت نہیں ٹھیر سکتے۔ شیعہ اس کے جواب میں بطریق منع کہتے ہیں کہ آیت میں اس سے لیئے صاحب ہے اور وہ جواب و سوال کر رہا تھا کہ تو نے کفر کیا" دلالت کرتی ہے کہ مسلم اور کافر میں مصاحبت ہو سکتی ہے اور آیت" اے میرے قیدخانہ کے صاحبو کیا مختلف رب بہتر ہیں یا اللہ واحد القہار" بھی اسی مطالعہ کی تائید کرتی ہے۔ گویا حضرت یوسفؑ جو پیغمبر ہیں دونوں آدمیوں

Marfat.com

است ۔ ہر کہ او ز آثار صحبت منکر است
جہل او بر ما مقرر می شود

و چوں درمیان مسلم و کافر مناسبت متحقق نہ بود از قبول تاثیر صحبت یکدیگر محروم ماندند۔ و آنکہ منقول است کہ آن دو بت پرست از برکت صحبت حضرت یوسف علیہ السلام مسلمان شدند و از کیش مشرکان بیزار گشتند، پس حضرت صدیق رضی اللہ عنہ با وجود مناسبت تام از سعادت صحبت آن حضرت علیہ الصلاۃ والسلام چرا مستعد نہ شود و از کمال و معارف او چوں محروم ماند و حال آنکہ آں سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام میفر ماید ما صب اللہ شیئاً فی صدری الا وقد صببتہ فی صدر ابی بکر ہر چند مناسبت بیشتر فوائد صحبت افزوں تر لہذا حضرت صدیق رض از جمیع اصحاب افضل گشت و ہیچ یکی از آنہا بمرتبہ او نرسید چہ مناسبت باآں سرور ع از ہمہ بیشتر داشت قال علیہ السلام ما فضل ابوبکر بکثرۃ الصلوٰۃ ولا بکثرۃ الصیام ولکن بشیء وقر فی قلبہ۔ علما گفتہ اند کہ آن شی حب پیغمبر است صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم والفناء فیہ پس انصاف باید کرد کہ چنیں محبوب پیغمبر چوں قابل ذم و طعن باشد۔ کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا۔

قال علماء ماوراء النہر کہ حضرت امیر باوجود کمال شجاعت در وقت بیعت مردم با خلفائے ثلثہ بودند و منع نفرمودند و خود نیز متابعت فرمودند و ایں نیز دلیل حقیت بیعت است وگرنہ قدح آنحضرت رض لازم آید۔

Marfat.com

کو اپنا صاحب کہتے ہیں جو بت پرست تھے اس سے صاف ظاہر ہوا کہ پیغمبر کا صرف صاحب ہونا خوبی کی نشانی نہیں۔ جس کے نصیب میں فلاح و بہبود نہ تھی اس کو نبی کا چہرہ دیکھنا سود مند نہ ہوا۔

ہم مقدمہ ممنوعہ کو ثابت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مصاحبت بشرطِ مناسبت بلاشبہ موثر ہے۔ اور اس کی تاثیر کا انکار کرنا بداہت کو ٹھکرانا ہے اور عرف و عادت سے مقابلہ کرنا ہے چنانچہ ایک بزرگ کیا خوب کہتے ہیں۔ جو صحبت کے آثار کا منکر ہے اس کی جہالت ہمارے نزدیک ثابت ہے۔ اب چونکہ مسلم و کافر میں مناسبت نہ تھی ایک دوسرے کی صحبت کا اثر لینے سے محروم رہ گئے۔ اور یہ جو منقول ہے کہ وہ دو بت پرست حضرت یوسفؑ کی صحبت کی برکت سے مسلمان ہو کر مشرکین کی عادات سے بیزار ہو گئے تو حضرت صدیقؓ پوری مناسبت رکھنے کے باوجود آنحضرت ﷺ کی صحبت باسعادت سے کیوں سعادت اندوز نہ ہوں اور آنجنابؐ کے کمال و معارف سے کس طرح محروم ہوں چنانچہ آنسرورؐ خود ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ نے میرے سینہ میں جو بھی چیز ڈالی وہ میں نے ابوبکر کے سینہ میں ڈال دی ظاہر ہے جس قدر مناسبت زیادہ اسی قدر فائدہ صحبت زیادہ لہذا اس طرح حضرت صدیقؓ تمام صحابہ سے افضل ٹھہرے اور صحابہ میں سے کوئی بھی آپ کے درجہ تک نہ پہنچ سکا۔ یہ اسی لیے کہ آپکو آنحضرت ﷺ سے سب سے زیادہ مناسبت تھی۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ابوبکرؓ کو کثرت نماز و روزہ سے فضیلت نہیں دی گئی بلکہ اس چیز کی وجہ سے جو ان کے دل میں ڈالی گئی ہے۔ علماء نے فرمایا ہے کہ وہ چیز محبت اور فنا فی حب رسول ﷺ ہے پس انصاف کو سامنے رکھتے ہوئے پیغمبرؐ کے ایسے ساتھی کو کس طرح قابل ذم و طعن قرار دیا جائے۔ ان کے مونہوں سے

Marfat.com

شیعہ در جواب لطریق نقض گفتند و بالزام مشترک رواں کردند
وممکن تو جیہہ بطریق منع ایضاً کما لا یخفی علی من لہ ادنی درایۃ فی المناظرۃ
ونمودند کہ قبل ازانکہ حضرت امیر از تجہیز و تکفین فارغ شدند خلفائے
ثلثہ در ثقیفہ بنی ساعدہ اکثر اصحاب را جمع کردہ برائی ابی بکرؓ بیعت
گرفتند و ازاں حضرت بعد از اطلاع برائی قلت اتباع وبیم ہلاک
اہل حق یا باعث دیگر مباشر حرب نہ شدند وایں دلالت بر حقیت
بیعت نمیکند چہ حضرت امیر باکمال شجاعت در ملازمت حضرت
پیغمبرؐ بود پیغمبر با حضرت امیر و سائر صحابہ باکفار قریش جنگ نہ کردہ
از مکہ معظمہ مہاجرت نمودند و بعد از مدتی کہ متوجہ مکہ شدند
در حدیبیہ صلح نمودند و مراجعت فرمودند پس ہر وجہیکہ برائے
جنگ نہ کردن حضرت پیغمبرؐ و حضرت امیر و سائر صحابہ گنجد برائی
جنگ نکردن حضرت امیر تنہا می گنجد مع شئی زائد چہ ظاہر است
کہ حقیت کفار قریش اصلا متصور نیست۔ ونزد اہل تحقیق
این نقض در بالا نیز جاری است چہ فرعون در دعوی خدائی چہار
صد سال بر مسند سلطنت بودہ وہر یک از شداد و نمرود و غیرہما
نیز سالہا دریں دعوی باطل بودند و حضرت اللہ تعالیٰ باکمال
قدرت ایشان را ہلاک نکردہ پس ہر گاہ در مادۂ حق سبحانہ
تاخیر در دفع خصم گنجد در مادۂ بندہ تنہا بطریق اولی می گنجد۔ و
آنچہ فرمود کہ حضرت امیر بایشاں بیعت کردند وقوع آن بلا
اکراہ و تقیہ ممنوع است۔

اقول فی حل الاشکال واللہ سبحانہ اعلم بحقیقۃ الحال

Marfat.com

بہت بڑی بات نکلتی ہے۔ یہ لوگ جھوٹ کے سوا کچھ منہ سے نہیں نکالتے۔

علما ماوراء النہر نے فرمایا کہ حضرت امیر باوجود انتہائی بہادر ہونے کے جب خلفاء ثلثہ سے لوگوں نے بیعت کی تو آپ نے منع نہیں فرمایا بلکہ خود بھی متابعت میں حصہ لیا لہٰذا یہ بات بھی بیعت کے حق ہونے پر کھلی دلیل ہے ورنہ حضرت علی رضی کی شان میں فرق آتا ہے۔

شیعہ نے اس کے جواب میں بطریق نقض کہا اور الزام مشترک جاری کیا لیکن اسکی بھی توجیہہ بطریق منع ہوسکتی ہے جس کو مناظرہ کے فن سے ذرا سا مذاق ہے اس کے نزدیک یہ بات ظاہر ہے۔ شیعہ نے اس طرح کہا کہ پہلے اس کے کہ حضرت امیر رضی آنحضرت کی تجہیز وتکفین سے فارغ ہوں خلفائے ثلثہ نے سقیفہ بنی ساعدہ میں اکثر صحابہ کو جمع کیا اور ابوبکر رضی کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔ اب جب علی رضی نے اس بات کی خبر پائی تو متبعین کی کمی اور اہل حق کی بلاوجہ خونریزی سے ڈر کر یا کسی اور امر کی بنا پر مزاحمت پر آمادہ نہ ہوئے تو یہ حقیقت ابوبکر رضی کی خلافت کے حق ہونے کو نہیں بتاتی دیکھیے حضرت امیر باوجود اس کے کہ بڑے بہادر تھے اور حضرت پیغمبر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر اور آپ کے علاوہ تمام صحابہ بھی آنجناب کی ہمراہی میں موجود لیکن پھر بھی کفار قریش سے جنگ کے بغیر مکہ معظمہ سے آنجناب نے ہجرت فرمائی پھر ایک مدت بعد جب واپس مکہ کی طرف پھرے تو حدیبیہ میں پہنچکر صلح کی اور لوٹ کر چلے گئے لہٰذا جو سبب آنحضرت، حضرت امیر اور صحابہ کا کفار قریش سے جنگ نہ کرنے کا ہوسکتا ہے وہی سبب حضرت امیر کے جنگ نہ کرنے کا ہوسکتا ہے۔ بلکہ مزید برآں کفار قریش کی سچائی کا وجود ہی نہ تھا مگر حضرت امیر کے مقابل کے لوگ تو پھر بھی کچھ سچائی رکھتے تھے (تو ان کے خلاف حضرت امیر کیسے اٹھتے) اہل تحقیق جانتے ہیں کہ یہ نقض الٹ کر اور پر بھی جاتا ہے (یعنی

Marfat.com

کہ علمائے ماوراء النہر مجموع تاخیر حرب حضرت امیر بحضرت ابی بکرؓ و متابعت او بصدیقؓ دال بر حقیقت خلافت ابی بکر رضی اللہ عنہ ساختہ اند و شک نیست کہ آن منتقض نمی شود بتاخیر حرب حضرت پیغمبر علیہ السلام باکفار قریش و بتاخیر اہلاک اللہ تعالیٰ فرعون و شداد و نمرود را چہ شق ثانی از دلیل دریںجا اصلاً متحقق نیست بلکہ نقیض آن ثابت است زیرا کہ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم و بارک و حضرت اللہ تعالیٰ غیر از مذمت و تشنیع ایشاں نفرمودہ وجز ببدی یاد نکردہ اند فاین ھذا من ذٰلک وچون شیعہ در بیعت امیر بصدیقؓ مجال انکار نداشتند کہ ایں خبر بحد تواتر رسیدہ و انکار آں مصادم بدیہہ عقل بود لضرورت باکراہ و تقیہ قائل گشتند و در ابطال خلافت صدیقؓ بہتر ازیں مجال سخن نیافتند و مخلصی از برائے خود ازیں نتوانستند پیدا کرد۔

فاقول فی بیان حقیقۃ خلافۃ الصدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ و رفع احتمال الاکراہ والتقیۃ کہ اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بعد رحلت حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وبارک پیش از دفن بنصب امام مشغول گشتند و نصب امام را بعد از انقراض زمان نبوت واجب دیدند بل جعلوہ اھم الواجبات زیرا کہ آنسرور علیہ السلام امر فرمودہ بود باقامۃ حدود و سد ثغور و تجہیز جیوش از برائے جہاد و حفظ اسلام و ما لا یتم الواجب المطلق الا بہ وکان مقدوراً فھو واجبٌ

Marfat.com

اللہ تعالٰے تک پہنچتا ہے) کیونکہ فرعون چار سو سال تک تخت سلطنت پر بیٹھا دعویٰ خدائی کرتا رہا اسی طرح شداد نمرود وغیرہ سالہا سال تک اس باطل دعوے میں غلطاں و پیچان رہے اور اللہ تعالٰے نے ان کو باوجود اپنی کمال قدرت کے ہلاک نہیں کیا لہذا جب اللہ تعالٰے کے حق میں دشمن کے دفعیہ میں تاخیر اور ڈھیل کی گنجائش ہے تو بندہ کے حق میں تو لامحالہ اس کی گنجائش ہوگی۔ اور یہ جو کہا ہے کہ حضرت امیر نے خلفائے ثلثہ سے بیعت کی تو اس کا وقوع بغیر جبر اور تقیہ کے ناقابل تسلیم ہے

(جواب) اس اشکال کے حل کے لیے ہمارا یہ کہنا ہے کہ علمائے ماوراء النہر نے ابوبکر صدیق رض کی خلافت کی حقیقت پر دونوں امور ملحوظ رکھے ہیں یعنی حضرت امیر کا حضرت ابوبکر سے دربارہ خلافت جنگ نہ کرنا اور ساتھ ساتھ ان کی متابعت و بیعت میں حصہ لینا لہذا اس میں شک نہیں کہ اس صورت میں کوئی نقص وارد نہیں ہوتا نہ اس میں قباحت کہ حضرت پیغمبر نے کفار قریش سے جنگ کرنے میں تاخیر کیوں فرمائی نہ اس میں کوئی خرابی کہ اللہ تعالٰے نے فرعون شداد نمرود کو ہلاک کرنے میں درنگ کیوں فرمائی۔ کیونکہ یہاں دوسری صورت کا سرے سے وجود ہی نہیں بلکہ اس کا نقیض موجود ہے ظاہر ہے حضرت پیغمبر علیہ السلام نے اور اسی طرح اللہ تعالٰی نے کفار کی برائی و مذمت ہی فرمائی اور ان کو بغیر برائی کے کبھی یاد نہیں کیا تو کہاں یہ معاملہ اور کہاں وہ (یعنی حضرت امیر نے تو صدیق رض کی تعریف فرمائی اور ان سے بیعت لی) پھر حضرت امیر کی بیعت حضرت ابوبکر سے چونکہ بطریق تواتر نقل ہوئی ہے اور اس سے انکار گویا بدیہت کا انکار ہے اس لیے جب شیعہ کو اس سے انکار کا موقع نہ مل سکا تو گھبرا کر اکراہ اور تقیہ کے قول سے آڑ پکڑی اور حضرت صدیق رض کی خلافت کے بطلان کے لیے اس سے بہتر لب کشائی کا کوئی راستہ ان کو نہ سوجھا جب تک خلاصی کا صرف یہ ایک ہی راستہ رہ گیا تو ہم اسی اکراہ و تقیہ کے احتمال کو باطل کرنے اور خلافت حضرت

لہذا صدیق اکبر رضی اللہ تعالےٰ عنہ گفت اَیُّھَا النّاسُ من کان یعبد محمداً فان محمداً قد مات و من کان یعبد اللہَ فان اللہ حی لا یموت فلابُدّ لھذا الامر من یقوم بہ فانظروا وھاتوا اراءکم فقالوا صدقت۔ پس اول حضرت عمرؓ بصدیقؓ بیعت کرد بعد ازاں جمیع اصحاب از مہاجرین و انصار رضی اللہ تعالےٰ عنہم بیعت کردند و بعد از بیعت ایشان حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بر منبر برآمد و بجانب قوم ملاحظہ نمود زبیرؓ را نیافت فرمود کہ حاضر سازند چون حاضر گشت صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرمود کہ میخواہی کہ اجماع مسلمانان را بشکنی زبیرؓ گفت لاتثریب یا خلیفہ رسول اللہ پس بصدیقؓ بیعت کرد باز حضرت صدیق رضی اللہ عنہ در قوم ملاحظہ فرمود حضرت امیرؓ را نیافت فرمود کہ طلبند چون حاضر شد صدیق گفت کہ میخواہی کہ باجماع مسلمانان شکست آری گفت لاتثریب یا خلیفۃ رسول اللہ فبایعہ حضرت امیر و زبیر از برائی تاخیر بیعت خود عذر گفتند کہ ما غضبنا الا لتاخیرنا عن المشورۃ وانا نری ابابکر احق الناس بھا انہ صاحب الغار وانا لنعرف شرفہ وخیرہ ولقد امرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالصلوۃ بین الناس وھو حی۔ قال الشافعی رحمۃ اللہ علیہ بایع الناس علی خلافۃ ابی بکر وذلک انہ اضطر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

صدیق رضؓ کو حق بتانے کے لیے کہتے ہیں کہ اصحاب کرام وفات آنحضرتؐ کے بعد اور دفن سے پہلے انتخاب امام کے مسئلے میں لگ گئے اور امام کے تقرر کو انھوں نے ختم زمانہ نبوت کے بعد واجب بلکہ اہم الواجبات جانا کیونکہ آنسرورؐ فرما چکے تھے کہ حدود قائم کی جائیں سرحدات پر حفاظتی امور عمل میں لائے جائیں جہاد و حفاظت اسلام کے لیے فوجوں کو تیار کیا جائے تو یہ احکام واجب ہوئے اور ان کو سرانجام کرنا بغیر امام کے ممکن نہیں لہذا جس چیز کے بغیر واجب کا وجود نہ ہو سکے، اور وہ دائرہ قدرت میں بھی ہو تو وہ چیز بھی واجب ہوتی ہے پس انتخاب امام بھی واجب ہوا۔ لہذا حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا اے لوگو جو شخص محمدؐ کی عبادت کیا کرتا تھا تو محمدؐ وفات فرما گئے اور جو اللہ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ زندہ ہے، نہیں مرے گا، پس اس خلافت کا کوئی ذمہ دار مہیا ہونا چاہیے، اور اب تم اس پر غور کرو اور اپنی رائے پیش کرو سب نے کہا آپ صحیح فرماتے ہیں۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ نے سب سے پہلے حضرت صدیقؓ سے بیعت کی بعد میں تمام مہاجر و انصار نے بیعت کے لیے ہاتھ بڑھایا بیعت لینے سے فراغت کے بعد حضرت ابو بکرؓ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور حاضرین پر نظر ڈالی حضرت زبیرؓ کو ان میں نہ پا کر آپ نے ان کو طلب فرمایا جب زبیرؓ موجود ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ زبیرؓ کیا تم اجماع مسلمین کو توڑنا چاہتے ہو انھوں نے جواب دیا، یا خلیفہ رسول اللہ ہرگز نہیں اور پھر خود حضرت صدیقؓ سے بیعت کی حضرت صدیقؓ نے پھر حاضرین پر نظر ڈالی تو حضرت امیرؓ کو نہ پایا آپ نے ان کو بھی طلب فرمایا جب حضرت امیرؓ آگئے تو حضرت صدیقؓ نے ان سے پوچھا کہ آپ اجماع امت توڑنا چاہتے ہیں انھوں نے بھی یہی جواب دیا کہ اے خلیفۂ رسولؐ ہرگز نہیں پھر خود بھی بیعت کی،

Marfat.com

علیہ وسلم فلم یجدوا تحت ادیم السماء خیراً من ابی بکرؓ فولوہ رقابہم۔ وایضاً، اجماع امت بر حقیت خلافت یکی از ابی بکرؓ و علیؓ و عباسؓ واقع شدہ بود و علیؓ و عباسؓ با بوبکر منازعت نہ کردند بلکہ بیعت کردند، پس اجماع برامامت ابی بکرؓ بتمام شد چہ اگر ابوبکر بحق نمی بود علیؓ و عباسؓ با او منازعت میکردند چنانچہ علی بمعاویہؓ منازعت کرد باوجود شوکت از معاویہ طلب حق کرد

تا آنکہ خلق کثیر را بکشتن داد مع

ان ہذا الطلب اذ ذاک اشد وفی اول الامر اسہل لکون عہدہم بالنبی اقرب وہمہم فی تنفیذ احکامہ ارغب وایضاً عباسؓ از امیر طلب بیعت کرد امیر قبول نکرد اگر حق جانب او میدید قبول میکرد حال آنکہ زبیر با کمال شجاعت باوجود بنو ہاشم وجمعی کثیر با او متفق بودند۔ واجماع کافی است از برائی حقیت خلافت ابی بکرؓ اگرچہ نص بر خلافت او وارد نشدہ کما ذہب الی الجمہور العلماء بلکہ اجماع اقوی است از نصوص غیر متواترہ چہ مدلول اجماع قطعی است و مدلول آں نصوص ظنی با آنکہ گوئیم کہ نصوص ہم وارد گشتہ اند از برائی حقیت خلافت کما ذکرہ المحققون من المحدثین والمفسرین فعلی قول الجمہور من علماء اہل السنۃ علی ما ذکرہ بعض المحققین انہ علیہ السلام لم ینص علیہا لانہ علیہ السلام لم یامر بہا لاحد بما ذکرنا

Marfat.com

اب حضرات امیرؓ و زبیرؓ نے تاخیر بیعت کا عذر بدیں الفاظ ظاہر فرمایا "ہمیں صدمہ صرف یوں ہے کہ ہم مشورہ سے پیچھے رہے ورنہ ہم ابو بکرؓ کو تمام لوگوں میں زیادہ حقدار خلافت جانتے ہیں کیونکہ وہ آنحضرتؐ کے غار کے ساتھی ہیں اور ہم ان کے شرف و بزرگی کے قائل ہیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں ان کو نماز کے لیے سب لوگوں میں منتخب فرمایا۔ شافعیؒ نے فرمایا کہ سب لوگوں نے باتفاق خلافت ابو بکرؓ منظور کی کیونکہ وہی سب میں فضیلت و مرتبہ والے تھے اور جب روئے زمین پر انھوں نے حضرت ابو بکرؓ سے بڑھ کر کسی کو بھلا نہیں پایا تو بلاچون وچرا سب نے ان کے سامنے سر اطاعت خم کر دیا۔ پھر یہ بھی ہے کہ اجماع امت ابو بکرؓ و علیؓ و عباسؓ میں سے کسی ایک پر ہوا تھا ان میں سے جب علی اور عباسؓ نے حضرت ابو بکرؓ سے جھگڑا نہیں کیا بلکہ خود بھی بیعت کر لی تو گویا اب اجماع امت امامت ابو بکرؓ پر خود بخود قائم ہو گیا۔ ظاہر ہے کہ اگر ابو بکرؓ حقدار امامت نہ ہوتے تو علیؓ و عباسؓ ان سے نزاع کرتے چنانچہ علیؓ نے حضرت معاویہؓ سے تنازع کیا اگرچہ اس وقت معاویہؓ شوکت و شان کے مالک تھے مگر با ایں ہمہ آپ نے حضرت معاویہؓ سے اپنا حق طلب فرمایا حتی کہ بڑی خونریزی تک نوبت آئی حالانکہ اس وقت طلب حق کرنا زیادہ دشوار تھا بہ نسبت پہلے موقعہ کے (یعنی ابتدار خلافت میں) کیونکہ اس وقت نبیؐ سے زمانہ قریب نہ تھا اور آپ کے احکام کے نفاذ کی طرف لوگوں کو رغبت بھی بہتر تھی اور یہ بات بھی فراموش کرنے کے قابل نہیں کہ حضرت عباسؓ نے حضرت امیرؓ سے بیعت طلب کی حضرت امیرؓ نے اس کو قبول نہیں فرمایا اگر علیؓ حضرت عباسؓ کی رائے کو حق جانتے تو ان کی فرمائش کو کبھی نہ ٹالتے۔ اور حال یہ تھا کہ حضرت زبیرؓ جیسے شجاع کامل آپ کے ساتھ تھے اور بنی ہاشم اور ایک

Marfat.com

ظهر حقانیۃ خلافۃ الصدیق وبطل احتمال الاکراہ والتقیۃ
تقیہ آن زمان احتمال داشت کہ اہل آن عصر تابع حق نمی
بودند و بسعادت خیر القرون نرمی مستعد نمی گشتند۔ قال
ابن الصلاح والمنذری الصحابۃ کلہم عدول قال ابن
الحزم الصحابۃ کلہم من اہل الجنۃ قطعاً قال سبحانہ
تعالیٰ لا یستوی منکم مَن انفق من قبل الفتح وقاتل
اولئک اعظم درجۃً من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا
وکلاً وعد اللّٰہ الحسنیٰ لانہم المخاطبون فثبت لہم الحسنیٰ
وھی الجنۃ۔ ولا یتوھم انّ التقیید بالانفاق والقتال فیھا
یخرج من لا یتصف بذلک منہم لان تلک القیود خرجت
مخرج الغالب فلا مفہوم لہا علی ان المراد من اتصف بذلک و
لو بالقوۃ والعزم۔ وایضاً اکراہ و تقیہ مستلزم نقص آن حضرت است
کرم اللّٰہ سبحانہ وجہہ زیرا کہ در اکراہ ترک عزیمت است و در تقیہ
کتمان حق کہ منہی عنہ است ہرگاہ مومن عامی مہما امکن بترک
اولیٰ راضی نشود و مرتکب منہی عنہ نگردد فکیف اسد اللّٰہ
و زوج بنت رسول اللّٰہ صلے اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کہ
در شجاعت و صفدری بی نظیر بود مرتکب چندین امور
ناشائستہ گردد و اینہا از کمال جہالت و فرط ضلالت قدح
آں حضرت را مدح گمان کردہ اند و نقصان او را کمال
دانستہ اَفَمَنْ زُیِّنَ لہ سوءُ عملہ فراٰہ حَسَنًا۔

وقول علما ما وراء النہر چوں شیعہ سب ولعن حضرات

Marfat.com

جماعت کثیر ۔ ان کے ساتھ متفق تھی۔ اور خلافت ابی بکرؓ کی حقیت کے ثبوت کے لیے اجماع کافی گو نص اس سلسلہ میں وارد نہیں جیسا کہ جمہور علمار کا قول ہے بلکہ اجماع نصوص غیر متواترہ سے زیادہ قوی ہے کیونکہ اجماع کی دلالت قطعی ہے اور نصوص کی دلالت ظنی یا ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ حقیت خلافت ابو بکرؓ پر نصوص بھی وارد ہیں جیسا کہ اہل تحقیق محدثین و مفسرین کا مسلک ہے پس جمہور علمار اہل سنت کے قول کا مطلب ان بعض محققین کے نزدیک یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی کے لیے نص نہیں فرمائی یعنی اس کا حکم کسی کو نہیں دیا، پس ان مذکورہ دلائل سے حضرت صدیقؓ کی خلافت کا حق پر ہونا ثابت ہوگیا اور اکراہ اور تقیہ کا احتمال باطل ہوگیا۔ پھر تقیہ کا احتمال تو اس وقت نکل سکتا ہے کہ اہل زمانہ حق کے پیرو نہ ہوں اور خیر القرون قرنی کی سعادت سے مشرف نہوں دیکن یہاں معاملہ اس کے خلاف ہے) چنانچہ ابن صلاح اور منذری نے کہا کہ صحابہ سب کے سب عادل و ثقہ ہیں ابن حزم نے کہا کہ صحابہ کل قطعی جنتی ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا "، فتح مکہ سے پہلے جن صحابہ نے دین کی نصرت میں اپنا مال خرچ کیا اور جہاد کیا۔ ان کا درجہ ان لوگوں سے بڑھے ہوئے جنہوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ کیا اور جہاد کیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے سب سے حسنیٰ کا وعدہ فرمایا ہے" اب اس سے خطاب انہی صحابہ کو ہے، تو ان کے لیے حسنیٰ (جنت) کا ثبوت ملا۔ پھر یہاں یہ وہم پیدا نہ ہو کہ خرچ و جہاد کی قید اس فرمان سے ان صحابہ کو نکالتی ہے جن سے یہ دونوں امر صادر نہیں ہوئے کیونکہ یہ قید یں بطور غالب احوال کے لگی ہیں لہٰذا ان کے لیے مفہوم مخالف نہیں علاوہ اس کے انفاق و قتال سے مراد بالارادہ و بالقوہ انفاق و قتال بھی ہو سکتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ نہیں سوچتے کہ اکراہ و تقیہ کا احتمال تو حضرت امیرؓ کی ذات اقدس میں نقص پیدا کرتا ہے کیونکہ

Marfat.com

شیخین و ذی النورین و بعض از ازواج مطہرات رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کہ کفر است تجویز کنند بر بادشاہ اسلام بلکہ بر سائر انام بنا برامر ملک علام قتل وقمع آنہا اعلاءً لدین الحق واجب و لازم است و تخریب ابنیہ و اخذ اموال و امتعہ ایشان جائزہ۔

شیعہ در جواب بطریق منع گفتہ اند کہ شارح عقائد نسفی در ینکہ سب شیخین کفر باشد اشکال کردہ وصاحب جامع الاصول شیعہ را از فرق اسلامی شمردہ وصاحب مواقف ہم برین رفتہ و نزد امام محمد غزالی سب شیخین کفر نیست و شیخ اشعری شیعہ را اہل قبلہ را کافر نمیداند۔ پس انچہ این حضرات در تکفیر شیعہ گفتہ نہ موافق بسبیل مومنان است و نہ مطابق حدیث و قرآن۔

اقول مثبتاً للمقدمہ الممنوعہ کہ سب شیخین کفر است واحادیث صحیحہ بران دال است منہا ما اخرج المحاملی و الطبرانی والحاکم عن عویم بن ساعدہ انہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وبارک قال ان اللہ تعالیٰ اختارنی واختارلی اصحابا فجعل منہم وزراء وانصارًا واصہارا فمن سبہم فعلیہ لعنۃ اللہ و الملائکۃ والناس اجمعین لایقبل اللہ منہ صرفاً ولاعدلاً وکما اخرج الدارقطنی عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وبارک قال سیاتی من بعدی قوم یقال لہم الرفضۃ فان ادرکتم فاقتلوہم

Marfat.com

اکراہ کی صورت میں ترک افضیلت ہے اور تقیہ کی شکل میں حق پوشی ہے اور یہ دونوں ممنوع ہیں۔ جب عام مومن حتی الامکان بہتر چیز کے چھوڑنے پر راضی نہیں ہوتے اور ممنوع بات کا ارتکاب نہیں کرتے تو کس طرح شیر خدا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے شوہر۔ شجاعت و بہادری میں بے نظیر ایسے ناشائستہ امور کے مرتکب ہوں اور یہ شیعہ انتہائی جہالت و گمراہی کے باعث نقص آنحضرتؐ کو تعریف گمان کرتے ہیں اور آپکی کمزوری کو آپ کا کمال جانتے ہیں۔" کیا جسکو برے اعمال اچھے کرکے دکھائے جائیں اور وہ ان کو واقعی اچھا سمجھنے لگے" علمائے ماوراء النہر نے فرمایا کہ جب شیعہ حضرات شیخین ذی النورین اور ازواج مطہرات کو گالی دیتے ہیں اور ان پر لعنت بھیجتے ہیں تو بروئے شرع کافر ہوئے لہذا بادشاہ اسلام اور نیز عام لوگوں پر بحکم خداوندی اور اعلاء کلمۃ الحق کی خاطر واجب ولازم ہے کہ ان کو قتل کریں، ان کا قلع قمع کریں ان کے مکانات کو برباد و ویران کریں ان کے مال و متاع چھین لیویں یہ سب مسلمانوں کے لیے جائز وروا ہے۔

شیعہ نے اس کے جواب میں بطریق منع کہا کہ شارح عقائد نسفی نے اس امر پر کہ شیخین کو گالی دینا کفر ہے اشکال پیش کیا ہے۔ صاحب جامع اصول نے شیعہ کو اسلامی فرقوں میں شمار کیا ہے اور صاحب مواقف نے بھی یہی لکھا ہے امام محمد غزالیؒ کے نزدیک شیخین کو گالی دینا کفر نہیں اور شیخ اشعری شیعوں کو بلکہ تمام اہل قبلہ کو کافر نہیں جانتے لہذا یہ حضرات جو شیعوں کو کافر کہتے ہیں نہ تو مومنین کے ساتھ ان کا خیال ملتا ہے نہ قرآن و حدیث کی رو سے یہ اپنے خیال میں حق بجانب ہیں۔

(جواب) ہم اسی مذکورہ مقدمہ کو کہ سب شیخین کفر ہے اور احادیث

Marfat.com

فانہم مشرکون قال قلت یا رسول اللہ ما العلامۃ فیہم
قال یفرطونک بما لیس فیک ویطعنون علی السلف واخرجہ
عنہ من طرق اُخری نحوہ و نادہ عنہ وآیۃ ذلک انہم
یسبون ابا بکرؓ وعمرؓ من سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ
والملائکۃ والناس اجمعین ۔ وامثال ایں حدیث بسیار آمدہ
کہ ایں رسالہ گنجائش ذکر آنہا ندارد۔ و ایضاً سب تخجیں موجب
بغض ایشاں نست و بغض ایشاں کفر است ۔ بخبر مَنْ ابغضہم
فقد ابغضنی ومن اذاہم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ
وایضاً اخرج ابن عساکر ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم قال حب ابی بکرؓ وعمرؓ ایمان وبغضہما کفر۔ واخرج
عبداللہ بن احمد عن انسؓ مرفوعاً انی لارجو لامتی فی حبہم
مانی قول لا الہ الا اللہ ۔ و بغض ایشاں را بر حب ایشاں مقایسہ
باید کرد لانہا علی طرفی نقیض ۔ ونیز تکفیر مومن موجب کفر است
چنانچہ در حدیث صحیح وارد است من رمی رجلاً بالکفر و
قال عدو اللہ ولیس کذلک انکان کما قال والا رجعت
علیہ ۔ وما بیقین میدانیم کہ ابی بکرؓ و عمرؓ مومنانند و
دشمنان خدا نیستند و مبشر بجنۃ اند پس تکفیر ایشاں راجع
بقائلان باشد بمقتضائے اینحدیث فیحکم بکفرھم وایں حدیث
اگرچہ خبر واحد است اما تکفیر ازو معلوم میشود اگرچہ جاحد
او کافر نشود و قال امام عصرہ ابوزرعۃ الرازی من
اجل شیوخ الاسلام اذا رایت الرجل ینقص احدا من

Marfat.com

صحیحہ اس پر دال ہیں ثابت کرتے ہیں ان میں سے ایک وہ حدیث ہے جس کی روایت محاملی طبرانی اور حاکم عویم بن ساعدہؓ سے کرتے ہیں آنجنابؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھکو پسند فرمایا اور میرے اصحاب کو میرے لیے بعض کو ان میں سے وزیر بنایا بعض کو مددگار اور بعض کو رشتہ دار اب جو ان کو گالی دے گا اس پر اللہ فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہوگی اور اللہ تعالیٰ نہ اس کی توبہ اور فدیہ قبول فرمائے گا نہ فرض و نوافل اس کے درجہ قبولیت کو پہنچیں گے اسی طرح دارقطنی حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد ایسی قوم آئیگی جن کو رافضی کہیں گے اگر تم ان کو پاؤ تو ان کو قتل کر دو کیونکہ وہ مشرک ہوں گے (علیؓ) کہتے ہیں، میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کی نشانی اور پہچان کیا ہے آنجنابؐ نے فرمایا آپ کی شان میں ایسی صفات بیان کرکے بڑھائیں گے جو آپ میں نہیں ہوں گی۔ نیز سلف پر طعن کریں گے اور اسی حدیث کی روایت دوسرے طرق سے بھی کی ہے اور ایک روایت میں اس طرح زیادتی بھی ہے کہ ان کی نشانی یہ ہوگی کہ وہ ابوبکرؓ اور عمرؓ کو گالی دیں گے اور جو میرے اصحاب کو گالی دے اس پر اللہ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اور اسی طرح کی بہت سی احادیث نقل ہیں۔ جو اس رسالہ میں نہیں سما سکتیں۔

نیز شیخین کو گالی دینا ان کے ساتھ بغض رکھنے کا موجب ہے اور ان کے ساتھ بغض رکھنا کفر ہے دلیل یہ حدیث ہے "جس نے ان سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا جس نے ان کو اذیت پہنچائی اس نے مجھکو اذیت دی اور جس نے مجھکو اذیت دی اس نے خدا کو اذیت پہنچائی۔ ابن عساکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یوں روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ ابوبکرؓ و عمرؓ کیساتھ

Marfat.com

اصحاب رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فاعلم
انہ زندیق وذلک لان القرآن حق والرسول
حق وما جاء بہ حق وما ادی علینا ذلک کلہ
الا من الصحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم فمن جرحہم
انما اراد ابطال الکتاب والسنۃ فیکون الجرح
بہ الصق ویحکم علیہ بالزندقۃ والضلالۃ والکذب
والعناد وقال سہل بن عبد اللہ التستری وناھیک
بہ علماً وزھداً ومعرفۃ وجلالۃ من لم یومن
باصحابہ لم یومن برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وسُئِلَ عبد اللہ بن المبارک وکفاک بہ جلالۃ
وعلماً ایہما افضل معاویۃ او عمر بن عبد العزیز فقال الغبار
الذی دخل انف فرس معاویۃ رض مع رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم خیر من عمر بن عبد العزیز کانہ
اشار بذلک الی ان فضیلۃ صحبتہ ورویتہ صلی اللہ
علیہ وسلم لا یعدلہا شیٔ۔ وھذا فی غیر اکابر الصحابۃ
رضوان اللہ علیہم ممن لم یضم الا بمجرد رویتہ صلی اللہ
علیہ وسلم فما بالک فی من ضم الیہا انہ قاتل مع صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم او فی زمنہ بامرہ او نقل شیئاً من الشریعۃ
الی من بعدہ او انفق شیئاً من مالہ بسببہ فھذا
مما لا یمکن ادراک فضلہ وشک نیست کہ شیخین از اکابر صحابہ
اند بلکہ افضل ایشان پس تکفیر بلکہ تنقیص ایشان موجب کفر وزندقہ

Marfat.com

محبت ایمان ہے اوران کے ساتھ بغض رکھنا کفر ہے ۔عبداللہ بن احمد حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں اپنی امت کے واسطے ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ محبت رکھنے میں اتنی ثواب کی امید رکھتا ہوں جو امید مجھے ان کے لاالہ الا اللہ کہنے میں ہے اب انکے ساتھ بغض رکھنے کو ان کی محبت پر قیاس کرنا چاہیے ۔کیونکہ وہ دونوں ایک دوسرے کے نقیض ہیں ۔نیز مومن کو کافر ٹھہرانا کفر کا سبب ہے ۔ چنانچہ صحیح حدیث میں ہے کہ جس نے کسی پر کفر کی تہمت لگائی اور کہا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے حالانکہ وہ ایسا نہیں ہے ۔اگر وہ ایسا ہے تو خیر ورنہ یہ تہمت اسی پر لوٹتی ہے ۔ اور ہم یقین سے جانتے ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ وعمر رضی اللہ عنہ مومن ہیں اور خدا کے دشمن نہیں اور ان کو جنت کی خوشخبری دی گئی ہے لہذا ان کو کافر کہنے سے کفر کہنے والے کی طرف لوٹے گا اور اس پر یہی حدیث دال ہے پس ان پر کافر ہونے کا حکم لگایا جائیگا ۔ یہ حدیث گو خبر واحد ہے لیکن ان کی تکفیر کا حکم اس سے معلوم ہوتا ہے اگرچہ اس کا منکر کافر نہیں ہوتا ۔ اجل شیوخ اسلام امام عصر ابوزرعہ رازی کہتے ہیں کہ جب تم کسی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی کی تنقیص کرتے دیکھو تو جان لو کہ وہ زندیق ہے اور یہ اسلیئے کہ قرآن حق ہے رسول حق ہیں اور جو آپ لائے ہیں وہ حق ہے اور یہ سب کچھ ہمیں صحابہ رضی اللہ عنہم سے ہی پہنچا ہے اب ان پر جو جرح کرتا ہے تو وہ گویا کتاب اور سنت کو رد کرتا ہے ۔ لہذا جرح اسی پر زیادہ موزوں ہے اور اس پر زندیق گمراہ جھوٹا اور معاند ہونے کا حکم لگایا جائیگا ۔فرمایا سہل بن عبداللہ تستری نے جنکا علم زہد معرفت اور جلالت شان محتاج تعارف نہیں کہ جس کو اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حسن عقیدگی نہ ہو وہ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لایا عبداللہ بن مبارک سے پوچھا گیا (اور آپکی ذات بھی علم وجلالت شان میں محتاج بیان نہیں) کہ معاویہ رضی اللہ عنہ افضل ہیں یا عمر بن عبدالعزیز آپ نے کہا کہ وہ غبار جو حضرت

Marfat.com

وضلاله باشد کما لا یخفی . وفی المحیط لمحمد رحمۃ اللہ تعالیٰ لا یجوز الصلوٰۃ خلف الروافضۃ لانهم انکروا خلافۃ الصدیق وقد اجتمعت الصحابۃ علی خلافتہ . وفی الخلاصۃ من انکر خلافۃ الصدیق فانہ کافر ویکرہ الصلوٰۃ خلف صاحب هواء او بدعۃ ولا یجوز خلف الرافضۃ ثم قال ان کل ما هو هوی یکفر بہ لا یجوز والا یجوز ویکرہ وکذا من انکر خلافۃ عمرؓ فی الاصح ہرگاہ انکار خلافت ایشان کفر باشد فکیف حال من سبهم او لعنهم .

پس ظاہر شد کہ تکفیر شیعہ مطابق احادیث صحاح و موافق طریق سلف است و آنکہ از بعضے از اہل سنت عدم تکفیر شیعہ نقل کردند بر تقدیر صحت و دلالت آن بر عدم تکفیر اینها محمول بر توجیہ و تاویل است لتطابق الاحادیث و مذہب جمہور العلماء . و ایضاً شیعہ از سب و لعن حضرت عائشہ صدیقہؓ انکار کردہ و در بارہ آنحضرت علیہا الرضوان بسبب مخالفۃ نص طعن و تشنیع ثابت کردند . و نعتقد انچہ خبث و فحش در بارہ عائشہؓ بشیعہ نسبت کردہ اند حاشا ثم حاشا اما چوں عائشہؓ مخالفت امر وقرن فی بیوتکن نمودہ ببصرہ درآمدہ و بہ حرب آنحضرتؓ اقدام نمودہ و بحکم حدیث حربک حربی حرب حضرت امیر حرب حضرت پیغامبر است صلے اللہ علیہ وسلم و محارب پیغامبر یقیناً مقبول نیست بنابریں مورد طعن شدہ و پوشیدہ نماند کہ

Marfat.com

معاویہؓ کے گھوڑے کے ناک میں داخل ہوا جبکہ وہ آنجنابؐ کے ہمرکاب تھے بہتر ہے عمر بن عبدالعزیزؒ سے۔ گویا آپنے اس سے اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صحبت اور آپکی رویت کا مقابلہ کوئی چیز بھی نہیں کرسکتی۔ پھر یہ ذکر انکا ہے جو اکابر صحابہ نہیں ہیں اور آپ کو صرف دیکھنے کا شرف ان کو نصیب ہے۔ پھر ذرا خیال تو کرو کہ جنہوں نے آپ کو دیکھنے کے باوجود آپکی ہمراہی میں جہاد کیا ہو یا آپ کے زمانہ میں آپ کے حکم سے جہاد میں شرکت کی ہو یا آپ کے بعد آنے والوں تک شریعت کی کوئی بات پہنچائی ہو یا صرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی خاطر اپنا کچھ مال خرچ کیا ہو تو ایسے بزرگوں کی فضیلت تک ذہن کی رسائی ممکن نہیں اور اس میں شک نہیں کہ شیخینؓ اکابر صحابہؓ میں سے ہیں بلکہ افضل صحابہؓ ہیں پس انکو کافر ٹھیرانا بلکہ ان کی تنقیص کرنا کفر و زندقہ اور گمراہی کا باعث ہے۔ نماز کا مسئلہ) محیط میں حضرت امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ رافضیوں کے پیچھے نماز جائز نہیں کیونکہ وہ خلافت حضرت صدیقؓ سے منکر ہیں حالانکہ صحابہ کا آپکی خلافت پر اتفاق ہے۔ خلاصہ میں ہے۔ جو حضرت صدیقؓ کی خلافت سے انکار کرے وہ کافر ہے اور صاحب خواہش اور صاحب بدعت کے پیچھے نماز مکروہ ہے اور رافضیوں کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں پھر صاحب خلاصہ کہتے ہیں کہ ہر وہ خواہش جو کفر کی حد تک پہنچائے اس خواہش والے کے پیچھے نماز جائز نہیں اگر کفر کی حد تک نہ پہونچائے تو نماز جائز ہے۔ لیکن مکروہ اور اصح قول پر یہی حکم اس شخص کا ہے جو حضرت عمرؓ کی خلافت سے انکار کرتا ہے لہذا جب ان کی خلافت سے انکار کفر ٹھیرا تو اس کا کیا حال ہوگا جو انکو گالی دے یا ان پر لعنت بھیجے اس تقریر سے صاف ظاہر ہوا کہ شیعہ کو کافر ٹھیرانا احادیث صحاح کے مطابق اور طریق سلف کے موافق ہے اب بعض اہل سنت سے عدم تکفیر شیعہ کا جو خیال نقل ہے اگر اس کو صحیح مانکر عدم تکفیر پر اس کی دلالت کو

Marfat.com

امر بملازمت بیوت و نہی از خروج آنہا مطلق کہ شامل جمیع احوال واز منہ باشد مراد نیست وخروج بعضی از ازواج آنسرور علیہ الصلوٰۃ والسلام باو در بعضی اسفار بر آں دلالت میکند پس امر بملازمت بیوت مخصوص گشت بوقتی دون وقت وحال دون حال و در رنگ عام مخصوص البعض شد و عام مخصوص البعض از روئے مدلول ظنی است مجتہد را جائز است کہ افراد دیگر ہم بعلت مشترکہ ازان اخراج نماید وشک نیست کہ حضرت صدیقہؓ عالمہ و مجتہدہ بودہ و ترمذی از ابی موسیٰؓ روایت میکند کہ او گفتہ کہ ما اشکل علینا اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حدیث قط فسالنا عائشۃؓ الاوجدنا عندھا علماً وہمچنیں ترمذی از موسیٰ ابن طلحہ روایت میکند کہ او گفتہ ما رایت احدا افصح من عائشۃؓ پس تواند بود کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ خروج خود را در بعضی اوقات یا بعضی احوال از برائی بعضی منافع و مصالح ازاں مخصوص کردہ باشد ولا محذور فیہ ولا طعن علی انا نقول الظاہر من الآیۃ نہی الخروج بلا ستر وحجاب کما دل علیہ قولہ سبحانہ بعدہ ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولیٰ واما الخروج مع الستر والحجاب فخارج عن النھی

وخروج حضرت صدیقہؓ از برائی اصلاح بودنہ برائی حرب کما قال بعض المحققین واگر از برائے حرب باشد چنانکہ مشہور است فلا باس بہ ایضاً لانہ عن اجتہاد لا عن

Marfat.com

مان لیا جائے تو اس کو کسی توجیہ و تاویل پر محمول کریں گے تاکہ وہ احادیث اور مذہب جمہور علماء کے مطابق ہو۔ نیز شیعہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے سب ولعن سے انکار کر کے مخالفت نص قرآنی کی بنا پر آپ پر طعن و تشنیع ثابت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جس خبث و فحش کلامی کا حضرت عائشہؓ کے بارے میں شیعہ پر الزام لگایا جاتا ہے خدا کی پناہ (ہم اس سے بری ہیں) ہاں البتہ جب عائشہؓ نے حکم خداوندی وقرن فی بیوتکن (اور رہو اپنے گھروں میں) کی مخالفت کی اور بصرہ میں آکر حضرت امیر کے خلاف صف آرا ہوئیں جب کہ بمطابق حدیث تمہارے ساتھ لڑائی میرے ساتھ لڑائی ہے تو گویا حضرت امیر سے جنگ کرنا خود حضرت پیغمبر علیہ السلام سے جنگ کرنا ہے اور آنجناب سے جنگ کرنے والا یقیناً مقبول نہیں لہٰذا اس بنا پر عائشہؓ طعن و تشنیع کا نشانہ بنیں۔ (جواب) اور پوشیدہ نہ رہے کہ گھروں میں رہنے کا حکم اور ان سے نکلنے کی ممانعت مطلق مراد نہیں کہ تمام حالات اور زمانوں کو شامل ہو۔ کیونکہ بعض ازواج آنحضرتؐ کا خود آنجناب کے ساتھ بعض سفروں میں جانا اس پر دلالت کرتا ہے لہٰذا گھروں میں رہنے کی خاص خاص اوقات و احوال سے تخصیص ہوگئی اور عام مخصوص البعض کے زمرہ میں آگیا اور عام مخصوص البعض کا مفہوم ظنی ہوتا ہے مجتہد کے لیے اختیار رہتا ہے کہ وہ دوسرے افراد کو علت مشترکہ کے ذریعہ اس سے خارج کرے۔ اور بلاشبہ حضرت عائشہؓ عالمہ مجتہدہ تھیں چنانچہ ترمذیؒ ابو موسیٰؓ سے روایت لاتے ہیں کہ انھوں نے کہا ہم اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی بھی حدیث کے بارے میں کوئی اشکال ہوا اور ہم نے اس کو حضرت عائشہؓ کے سامنے پیش کیا تو ہم نے اس کے متعلق ان کے پاس پورا پورا علم پایا اور اسی طرح ترمذی موسیٰ ابن طلحہؓ سے

Marfat.com

هواءٍ۔ چنانکہ شارح مواقف از آمدی نقل میکنند کہ واقعات جمل وصفین از روئے اجتہاد بود والمجتہد وان کان مخطیا لامواخذۃ علیہ قال القاضی البیضاوی فی تفسیر قولہ تعالیٰ لولا کتاب من اللہ سبق لمسکم الآیۃ لولاحکم من اللہ سبق اثباتہ فی اللوح وھو ان لایعاقب المخطی فی اجتہاد یا آنکہ گوئم خطائی مجتہد ہم نزد خدائی عزوجل ہدایت است کما نقل زرین عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول سالت ربی عن اختلاف اصحابی من بعدی فاوحی اللہ الیّ یا محمد ان اصحابک عندی بمنزلۃ النجوم فی السماء بعضھا اقوی من بعضٍ و لکل نور فمن اخذ بشئٍ مما ھم علیہ فھو عندی علیٰ ھدی ثم قال اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم۔ و حدیث حربک حربی تواند بود کہ نزد حضرت صدیقہؓ بثبوت نرسیدہ باشد یا مخصوص باشد۔ بحرب مخصوص چہ تواند بود کہ اضافت برائے عہد باشد۔

وایضاً از برائی ترویج کتب باطل خود و تزئیف کتب اہل سنت آوردہ اند کہ در کتب شیعہ چنیں است کہ در وقت حضور ابن ام مکتوم اعمی در خدمت حضرت پیغمبر علیہ السلام کسے از اہل آنحضرت جدو کرد حضرت پیغمبر ازیں معنی اعتراض فرمودند آں گفت یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایں شخص کور است آنحضرتؐ فرمود کہ تو کور نیستی۔ و اہل سنت در کتب خود آوردند کہ حضرت پیغمبر علیہ السلام عائشہؓ

Marfat.com

روایت لاتے ہیں کہ انھوں نے کہا کہ میں نے کسی کو حضرت عائشہ رضؓ سے زیادہ فصیح نہ پایا پس ہوسکتا ہے کہ عائشہ رضؓ نے بعض اوقات یا بعض حالات میں کچھ منافع و مصالح کی بنا پر اپنے نکلنے کو اس حکم سے مخصوص کر لیا ہو اور اس میں کوئی قباحت نہیں اور اس پر کوئی طعن نہیں کیا جا سکتا۔ علاوہ اس کے ہم کہتے ہیں کہ آیت سے بظاہر بلا ستر و حجاب نکلنے سے ممانعت کا پتہ چلتا ہے چنانچہ بعد کا کلام ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولیٰ اس پر صاف دال ہے لیکن اگر ستر و حجاب کی پوری رعایت کیے نکلا ہو تو وہ نہی سے خارج ہے۔

ظاہر ہے حضرت صدیقہ کا نکلنا اصلاح کے لیے تھا نہ لڑائی کے لیے محققین کی یہی تحقیق ہے۔ اور اگر لڑائی کے لیے بھی ہوتا جیسا کہ مشہور ہے تو اس میں بھی مضائقہ نہیں کیونکہ وہ اجتہاد کی بنا پر تھا نہ خواہش نفسانی کے باعث چنانچہ شارح مواقف آمدی سے نقل کرتے ہیں کہ جنگ جمل و صفین کے واقعات اجتہاد پر مبنی تھے اور مجتہد کو اپنے اجتہاد میں غلطی پر ہو اس پر گرفت نہیں، قاضی بیضاوی تفسیر آیہ لولا کتاب من اللہ سبق لمسکم" کے ذیل میں کہتے ہیں کہ اگر لوح محفوظ میں یہ حکم پہلے سے لکھا ہوا نہ ہوتا تو تم سب کو عذاب آن پکڑتا اور وہ لکھا ہوا یہ ہے کہ مجتہد کو اس کی اجتہادی غلطی پر سزا نہ دی جائیگی، بلکہ ہم کہتے ہیں کہ مجتہد کی غلطی خدا کے نزدیک ہدایت ہے جیسا کہ عمر بن الخطابؓ کی روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا کہ میں نے اپنے رب سے اپنے بعد صحابہؓ کے اختلاف کے بارے میں سوال کیا تو جواب میں وحی آئی اے محمدؐ تمہارے اصحاب میرے نزدیک آسمانی ستاروں کی مانند ہیں، بعض بعض سے قوی تر ہیں اگرچہ سب کے سب پر نور ہیں پس جس نے ان کے پاس سے کچھ لیا تو وہ ہدایت پر ہے۔ یہ کہا میرے اصحاب مثل ستاروں کے ہیں تم جسکی پیروی کروگے ہدایت پاؤگے۔

رہی حدیث "حربک حربی" تو ہوسکتا ہے یہ حدیث حضرت صدیقہ رضؓ کے نزدیک پایہ ثبوت تک نہ پہنچی ہو، یا کسی خاص لڑائی کے ساتھ مخصوص ہو کیونکہ ہوسکتا ہے (حربک) میں اضافت عہد کے لیے ہو یعنی خاص فلاں لڑائی جو حضرت

Marfat.com

رابکتف مبارک خود بر داشت تا تماشای جمعی کند که در کوچہ سازمی نواختند و بعد از مدتی فرمودہ یا حمیرا بس است تو بہ تماشا سیر شدی۔ این عمل را بار ذال ناس نسبت نتوان کرد۔

پوشیدہ نماند نواند کہ این واقعہ پیش از نزول آیت حجاب متحقق شدہ باشد و منع از حضور ابن ام مکتوم بعد از نزول آن۔ وہمچنیں تواند بود کہ آں لہو مشروع باشد نہ ممنوع چنانکہ در اخبار صحاح وارد است وعنقریب مذکور خواہد شد کہ حبشہ در مسجد حضرت پیغمبر صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نیزہ بازی میکردند وآں در رنگ تیر اندازی است در حق آنکہ ہر دو آلہ غزاو جہاد اند وتیر اندازی مشروع است۔ فکذا ھو مثلہ

ونیز وقوع آں لہو در مسجد دلالۃ بر مشروعیت میکند کما لا یخفی۔ ولو سلم کہ بعد از نزول حجاب بودہ پس گوئم کہ حضرت صدیقہؓ دراں وقت صغیرہ بود نہ مکلفہ کما یفہم مما روی البخاری والمسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت ان النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یقوم علی باب حجرتی والحبشۃ یلعبون بالحراب فی المسجد ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسترنی بردائہ لا نظر الی لعبھم بین اذنہ وعاتقہ ثم اقول من اجلی یقوم حتی اکون انا التی انصرف فاقدر والجاریۃ الحدیثۃ السن الحریصۃ علی اللھو ھذا۔

Marfat.com

علی بن سے کہے گا وہ میرے ساتھ لڑائی کرے گا۔) (اعتراض شیعہ بر کتب اہل سنت)

نیز اپنی کتابوں کو رواج دینے اور کتب اہل سنت کو کمزور بنانے کے لیے شیعہ نے بیان کیا ہے۔ اہل تشیع تو یہ کہتے ہیں کہ جس وقت ابن ام مکتوم نابینا خدمت آنحضرتؐ میں تھے آپکی اہل حرم میں سے کسی کا گذر ہوا آنجنابؐ نے اس پر اعتراض فرمایا انھوں نے کہا یا رسول اللہ یہ شخص تو اندھا ہے آنجنابؐ نے فرمایا کہ تم تو اندھی نہیں ہو اور داب ذرا دیکھو) اہل سنت اپنی کتابوں میں بیان کرتے ہیں کہ پیغمبرؐ نے عائشہؓ کو اپنے شانہ مبارک پر اٹھایا تاکہ وہ اس جماعت کا تماشا دیکھیں جو گلی میں ساز نوازی کر رہی تھی پھر ایک مدت بعد فرمایا اے حمیرا (لقب حضرت عائشہؓ) کیا تم تماشے سے سیر ہو گئیں۔ اس فعل کی نسبت رذیل ترین انسان کی طرف بھی نہیں کر سکتے۔ (جواب)

پوشیدہ نہ رہے کہ ہو سکتا ہے یہ واقعہ آیت حجاب کے نزول سے پہلے کا ہو، اور ابن ام مکتوم سے پردہ کرنے کا حکم بعد کا۔ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ وہ کھیل جائز ہو اور ممنوع نہ ہو چنانچہ صحیح احادیث سے اس کی تائید بھی ملتی ہے جو عنقریب زیر تحریر آئیں گی کہ آنحضرتؐ کی مسجد میں نیزہ بازی ہوا کرتی تھی اور اس کی حیثیت تیراندازی کی سی ہے کیونکہ دونوں کرتب جہاد کے کام آتے ہیں اور تیراندازی لامحالہ مشروع ہے، اس لئے نیزہ بازی بھی اسی شمار میں آئیگی۔ پھر مسجد میں اس کھیل کا کھیلا جانا اس امر کی صاف دلیل ہے کہ یہ کھیل جائز و مشروع تھا۔ اگر ہم تسلیم بھی کرلیں کہ یہ واقعہ بعد نزول آیت حجاب کا ہے تو ہم کو یہ کہنے کا حق ہے کہ اس وقت حضرت صدیقہؓ کم سن تھیں مکلفہ نہ تھیں (کہ پردہ کی ذمہ داری ان پر آتی) جیسا کہ بخاری و مسلم کی اس روایت سے ظاہر ہے جو وہ حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ فرماتی ہیں البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرہ کے دروازہ پر کھڑے ہو جاتے اور حبشی لوگ مسجد میں کھیلتے ہوتے

Marfat.com

بدانکہ در اصحاب کرام در آمدن و در میان ایشان حکمہا نمودن از کمال بے ادبی و فرط بے سعادتی است وطریق اسلم آنست کہ منازعات و اختلافاتی کہ درمیان ایشان واقع شدہ بعلم حق سبحانہ مفوض سازند و ہمہ ایشان را جز بہ نیکی یاد نکنند و حب ایشان را حب پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام دانند مَنْ اَحَبَّهُمْ فبحبی احبهم حدیث صحیح است۔

قال الشافعی وھو منقول عن عمر بن عبد العزیزؒ تلک دماءٌ طَھَّرَ اللہ عنھا ایدینا فلیطھر عنھا اَلْسِنَتَنَا۔ اما چون شیعہ شنیعہ اصحاب را ببدی یاد میکنند و بسب و لعن ایشان جرأت مینمایند علمای اسلام را واجب و لازم است کہ رد آنہا نمایند و مفاسد ایشان را ظاہر سازند و ازین قبیل است بعضی سخنان کہ ازین حقیر درین باب تحریر آمدہ چنانکہ ذکر یافتہ۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۔ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۔

ھذا ما تیسر لی فی رد ھم واظھار شناعتھم بعون اللہ سبحانہ وحسن توفیقہ ونسال اللہ سبحانہ ان یثبت قلوبنا علی دینہ ویوفقنا لمتابعۃ حبیبہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ولنختم الرسالۃ بالخاتمۃ الحسنۃ و ذکرمنا قب اھل البیت ومدائحھم وفضائلھم رضی اللہ تعالی عنھم اجمعین ۔

Marfat.com

آنجناب مجھ کو اپنی چادر کے آڑ میں لے لیتے تاکہ میں حبشیوں کا کھیل آپ کے شانے اور کان کے درمیان سے دیکھوں پھر میں کہتی ہوں کہ آپ میری ہی وجہ سے کھڑے رہتے حتیٰ کہ میں ہی واپس لوٹتی۔ لہذا اس سے اندازہ کیجئے ایک کم سن کھیل کی حریص لڑکی کے شوق کا۔

جان لیجیے کہ صحابہ کرام کے معاملات میں دخل دینا اور ان کے اختلافات میں فیصلہ کرنا حد درجہ کی بے ادبی اور انتہائی بدنصیبی ہے اس میں سلامتی کا پہلو یہ ہے کہ ان بزرگوں کے درمیان جو اختلافات اور جھگڑے رونما ہوئے ہیں ان سب کو حق سبحانہ کے علم کے سپرد کریں اور ان سب کو نیکی سے یاد کریں اور ان کے ساتھ محبت کو حضرت پیغمبر علیہ السلام کے ساتھ محبت جانیں، جیسا کہ صحیح حدیث میں وارد ہے "جس نے ان کے ساتھ محبت کی اس نے میرے ساتھ محبت ہونیکی وجہ سے ان سے محبت کی"

شافعیؒ نے فرمایا اور یہ دراصل عمر بن عبدالعزیزؓ سے منقول ہے کہ ان صحابہ کے وہ خون ہیں جن سے اللہ نے ہمارے ہاتھوں کو پاک رکھا، پس چاہیے کہ ہم ان سے اپنی زبان کو پاک رکھیں۔ لیکن چونکہ بد اصل شیعہ صحابہ کو برائی سے یاد کرتے ہیں اور ان پر سب و لعن کرنے کی جراءت کرتے ہیں اس لیے علمائے اسلام پر واجب و لازم ہے کہ ان کی پرزور تردید کریں اور ان کے مقاصد کو طشت از بام کریں چنانچہ اس حقیر کی چند باتیں جو تحریر میں آئی ہیں وہ اسی زمرہ کی ہیں جیسا کہ اوپر ذکر ہوا۔

اے رب ہمارے نہ پکڑ ہم کو اگر بھول جائیں ہم یا چوک جائیں اور اے ہمارے پروردگار نہ رکھ ہم پر بوجھ جیسا کہ رکھا تو نے ان پر جو ہم سے پہلے تھے اور اے ہمارے رب نہ اٹھوا ہم سے وہ چیز کہ نہ ہو طاقت ہم میں اس کی اور معاف کر ہم کو اور بخش کر ہماری اور رحم فرما ہم پر تو ہے ہمارا آقا پس مدد فرما ہماری قوم کافرین پر۔

Marfat.com

قال اللہ سبحانہ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیراً۔ اکثر المفسرین علیٰ انہا نزلت فی علی وفاطمہ والحسنین رضی اللہ تعالیٰ عنھم لتذکیر ضمیر عنکم وما بعدہ وقیل نزلت فی نسائہ صلی اللہ علیہ وسلم لقولہ تعالیٰ واذکرن ما یتلی فی بیوتکن نسب الی ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما وقیل المراد النبی وحدہ۔ واخرج احمد عن ابی سعید الخدری انہا نزلت فی خمس النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیؓ وفاطمہؓ وحسن والحسین رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین۔ وذھب الثعلبی الیٰ ان المراد من الاھل فی الآیۃ جمیع بنی ھاشم والمراد من الرجس الاثم والشک فیما یجب الایمان بہ وثبت فی بعض الطرق وتحریمھم علی النار۔ وعن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لما نزلت ھٰذہ الآیۃ نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَکُمْ دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علیاً۔ وفاطمۃ وحسناً وحسیناً فقال اللّٰھُمَّ ھٰؤلاء اھل بیتی رسلم، وعن المسور بن المخرمہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فاطمۃ بضعۃ منی فمن اغضبھا اغضبنی وفی روایۃ یریبنی ما اذا بھا ویوذینی ما اذاھا دبخاری ومسلم، وعن ابی ھریرہ قال خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی طائفۃ من النہار حتی فاطمہ فقال اثم لکع اثم لکع یعنی حسنا فلم یلبث ان جاء یسعی حتی اعتنق کل واحد منھما صاحبہ فقال رسول اللہ

Marfat.com

یہ ہے جو کچھ مجھکو ان شیعوں کے رد میں میسر آسکا اور ان کی برائی کے اظہار میں مہیا ہوسکا، اللہ کی توفیق اور اس کی مدد و معاونت کے طفیل۔ اب ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمارے دلوں کو اپنے دین پر قائم و ثابت رکھے اور اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت کی توفیق عنایت فرمائے اور اب اس رسالہ کو ہم اچھے خاتمے سے ختم کرتے ہیں اور اہل بیتؓ کے مناقب و محاسن مدائح و فضائل بھی اس کے ساتھ ضم کرتے ہیں۔

فرمایا اللہ سبحانہ نے اے اہل بیت تم کو اللہ تعالیٰ نجاست سے پاک کرنا چاہتا ہے اور تم کو پاک کرے گا۔ اکثر مفسرین کا خیال ہے کہ یہ آیت علیؓ فاطمہؓ اور حسینؓ کے حق میں نازل ہوئی ہے کیونکہ اس میں ضمیر "عنکم" کی مذکر ہے اور جو بعد کی ضمیریں ہیں وہ بھی مذکر ہیں

یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ ازواج مطہرات کے حق میں اتری ہے کیونکہ قرآن شریف میں ہے واذکرن مایتلی فی بیوتکن یعنی ان آیتوں کو یاد کرو جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں یہ تفسیر ابن عباسؓ کی طرف منسوب ہے بعض کا کہنا ہے کہ اس سے مراد صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں امام احمد نے ابی سعید خدریؓ سے روایت کی ہے کہ یہ آیت پانچ بندگوں کے حق میں نازل ہوئی ہے

یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم علیؓ فاطمہؓ حسنؓ اور حسینؓ ثعلبی کہتے ہیں کہ آیت میں اہل سے مراد تمام بنی ہاشم ہیں رجس سے مراد گناہ اور ارکان ایمان میں شک کرنا ہے اور اسی روایت کے بعض طریقوں میں لیذھب عنکم الرجس سے مراد اہل بیت پر آگ کو حرام کرنا ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ جب آیت مباہلہ ندع ابناءنا وابناءکم

Marfat.com

صلے اللہ علیہ وسلم اللھم انی احبہ فاحبہ من یحبہ (بخاری ومسلم) وعن انس قال لم یکن احد اشبہ بالنبی صلے اللہ علیہ وسلم من الحسن بن علی وقال الحسین ایضا کان اشبھھم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (بخاری) وعن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انی تارک فیکم ما ان تمسکتم لن تضلوا بعدی احدھما اعظم من الاخر کتاب اللہ حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اھل بیتی ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیھما (ترمذی) وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعلی وفاطمۃ والحسن والحسین انا حرب لمن حاربھم وسلم لمن سالمھم (ترمذی) وعن جمیع بن عمیر قال دخلت مع عمتی علی عائشۃ رضی اللہ عنھا فسالت ای الناس کان احب الی رسول اللہ علیہ وسلم قالت فاطمۃ فقیل من الرجال قالت زوجھا (ترمذی) وعن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان الحسن والحسین ھما ریحانی من الدنیا (ترمذی)

وعن علی قال الحسن اشبہ برسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

نازل ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ فاطمہؓ اور حسنؓ حسینؓ کو بلایا اور فرمایا اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں مسور بن مخرمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاطمہؓ میرے گوشت کا ٹکڑا ہیں جس نے ان کو غصے کیا اس نے مجھ کو غصے کیا، اور ایک روایت میں یوں ہے کہ جو چیز ان کو بے چین کرتی ہے وہ مجھکو بے چین و بے قرار کرتی ہے اور جو ان کو اذیت پہنچاتی ہے وہ مجھکو اذیت پہنچاتی ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دن کے ایک حصہ میں باہر نکلا جب آپ حضرت فاطمہؓ کے گھر پہنچے تو فرمایا کیا یہاں لڑکا ہے کیا یہاں بچہ ہے یعنی حسنؓ تھوڑی ہی دیر گزری ہوگی کہ حسن دوڑتے ہوئے آئے اور آپ کے گلے سے لپٹ گئے اور آپ بھی اسے لپٹ گئے پھر آپ نے فرمایا اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر اور اس شخص سے بھی تو محبت کر جو اس سے محبت کرے۔ انسؓ کہتے ہیں کہ حسنؓ بن علیؓ سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہہ کوئی شخص نہیں تھا اور حسینؓ کی نسبت بھی انسؓ نے کہا کہ وہ بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بہت مشابہہ تھے۔ زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں، کہ اگر تم ان کو مضبوط پکڑے رہے تو میرے بعد کبھی گمراہ نہ ہوگے ان میں ایک چیز دوسری سے بڑی ہے ایک اللہ کی کتاب ہے جو آسمان سے زمین تک ایک لٹکی ہوئی رسی ہے اور دوسری میری اولاد اور اہل بیت ہیں اور یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گی یہاں تک کہ حوض کوثر پر آئیں گی پس تم دیکھو میرے بعد تم ان کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو۔ انہیں زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ آنجناب نے فرمایا کہ جو علیؓ فاطمہؓ حسنؓ و حسینؓ

Marfat.com

مابین الصدر الی الراس والحسین
اشبه النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما کان
اسفل من ذلک (ترمذی)

وعن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حامل الحسن بن علی علی عاتقہ فقال رجل
نعم المرکب رکبت یا غلام فقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم نعم الراکب ھو۔ (ترمذی)

وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت ان الناس
کانوا یتحرون بھدایاھم یوم عائشۃ
یبتغون بذلک مرضاۃ رسول اللہ علیہ وسلم
وقالت ان نساء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کن حزبین حزب فیہ عائشۃ وحفصۃ
وصفیۃ وسودۃ والحزب الآخر ام سلمۃ وسائر
نساء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکلم حزب
ام سلمۃ فقلن لھا کلمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یکلم الناس فیقول من اراد ان یھدی الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فلیھدہ الیہ حیث کان
فکلمتہ فقال لھا لاتوذینی فی عائشۃ فان الوحی
لم یاتنی وانا فی ثوب امراۃ الا عائشۃ قالت
اتوب الی اللہ من اذاک یا رسول اللہ ثم انھن

Marfat.com

سے لڑنے میں اس سے لڑنے والا ہوں اور جو شخص ان سے مصالحت رکھے میں اس سے مصالحت رکھنے والا ہوں۔ جمیع بن عمیرؓ کہتے ہیں کہ میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا پس میں نے پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سب میں کون زیادہ عزیز ہے انہوں نے کہا کہ فاطمہؓ پھر میں نے پوچھا اچھا مردوں میں کون سب سے زیادہ محبوب ہے فرمایا ان کے شوہر (علیؓ)

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنجنابؐ نے فرمایا حسنؓ وحسینؓ دنیا کے دو پھول ہیں۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ حسنؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سینہ سے سر تک سب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں اور حسینؓ جسم کے زیریں حصہ میں آنجنابؐ سے سب سے زیادہ مشابہ ہیں۔

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حسن بن علیؓ کو اپنے کندھے پر اٹھائے ہوئے تھے کہ ایک شخص نے کہا کہ اے بچے تو بڑی اچھی سواری پر سوار ہے نبی صلعم نے فرمایا وہ سوار بھی تو بہت اچھا ہے۔

عائشہؓ فرماتی ہیں کہ لوگ ہدیئے بھیجنے کے لیے اس دن کے انتظار میں رہتے جبکہ آپؐ میرے ہاں ہوتے اور اس سے محض آنجنابؐ کی خوشنودی مقصود ہوتی۔ فرماتی ہیں کہ ازواج مطہرات کے دو گروہ تھے ایک گروہ میں عائشہؓ حفصہؓ۔ صفیہؓ اور سودہؓ تھیں، اور دوسرے گروہ میں ام سلمہؓ اور سب بیویاں تھیں۔ پس ام سلمہؓ کے گروہ نے ان سے کہا کہ آپ رسول اللہ صلعم سے کہیں کہ آنجنابؐ لوگوں سے فرمادیں کہ جو شخص بھی خدمت میں ہدیہ پیش کرنا چاہے وہ پیش کردے۔ خواہ آپؐ کسی بھی بیوی کے ہاں تشریف رکھتے ہوں

Marfat.com

دعون فاطمةؓ فارسلن الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فکلمتہ فقال
یا بنیۃ الا تحبین ما احب قالت
بلی قال فاحبی ھذہ۔
(بخاری ومسلم)

وعن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
قالت ما غرت علی احد
من نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما
غرت علی خدیجۃؓ وما رأیتہا
ولکن کان یکثر ذکرھا وربما
ذبح الشاۃ ثم یقطعہا اعضاءً ثم
یبعثہا فی صدائق خدیجۃ فربما
قلت لہ کانہ لم تکن فی الدنیا
امرأۃ الا خدیجۃ فیقول انہا کانت
وکانت وکان لی منہا ولدٌ۔ (بخاری ومسلم)

وعن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم العباس منی وانا منہ (ترمذی)

وعنہ قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم احبوا اللہ لما یغذوکم من
نعمہٖ فاَحِبُّونی لحبِّ اللہ واَحِبُّوا اھل

Marfat.com

آپؐ نے جواب دیا کہ مجھ کو عائشہؓ کے بارے میں مت ستاؤ اس لیے کہ وحی میرے پاس کسی عورت کے لحاف میں نہیں آتی سوائے عائشہؓ کے اس پر حضرت ام سلمہؓ بولیں یا رسول اللہ میں اللہ سے توبہ کرتی ہوں کہ میں آپ کو تکلیف پہنچاؤں پھر ام سلمہؓ کے گروہ نے مطلب براری میں حضرت فاطمہؓ کو واسطہ ڈال کر ان کو آنجنابؐ کے پاس بھیجا انھوں نے آنجنابؐ سے اس بارہ میں بات چیت کی آنجنابؐ نے فرمایا، اے بیٹی کیا تم اس سے محبت نہیں رکھتیں جس سے میں محبت رکھتا ہوں ــــ انھوں نے کہا بیشک ــــ ۔ آپؐ نے فرمایا بس تو تم عائشہ سے محبت رکھو۔

عائشہؓ فرماتی ہیں کہ مجھکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویوں سے کسی بھی بیوی پر اس قدر رشک نہیں ہوتا تھا جس قدر حضرت خدیجہؓ پر ہوتا تھا حالانکہ میں نے ان کو دیکھا بھی نہیں تھا لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اکثر و بیشتر یاد فرمایا کرتے تھے اور جب آپ کوئی بکری ذبح کرتے تو اس کے گوشت کے ٹکڑے کر کے حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں کو بھیجتے اور بہت دفعہ میں کہہ دیا کرتی کہ آپ کے نزدیک سوائے خدیجہؓ کے دنیا میں کوئی عورت ہی نہیں اس کے جواب میں آپؐ فرماتے خدیجہؓ ایسی تھیں ایسی تھیں اور ان کے بطن سے میری اولاد ہے۔

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عباسؓ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تم خدا سے

Marfat.com

بیتی لحبّی . (ترمذی)

وعن ابی ذرؓ انہ قال وھو آخذ بباب الکعبۃ سمعنا النبی صلے اللہ علیہ وسلم یقول الا ان مثل اھل بیتی فیکم مثل سفینۃ نوح من رکبھا نجا ومن تخلف عنھا ھلک (احمد) فلیکن ھذا آخر الرسالۃ

الٰہی بحق نبی فاطمہ کہ بر قول ایمان کنی خاتمہ
اگر دعوتم رد کنی ور قبول من و دست و دامان آلِ رسول

الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

اللّٰھم اغفرلی ولوالدی بحق النبی العربی واھل بیتہ واحسن الیھما والیّ بحرمۃ جمیع احباب الحضرۃ المدنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واھل بیتہ وسلم وبارک

الحمد للہ سبحانہ علی الاختتام والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ محمد النبی الامی سید الانام الیٰ یومِ القیام۔

تمت بالخیر

Marfat.com

اس لیے محبت کرو کہ وہ غذا اور اپنی نعمتیں عطا کرتا ہے اور مجھ سے اس لیے محبت کرو کہ تم خدا سے محبت رکھتے ہو اور میرے اہل بیت کو میری محبت کی وجہ سے محبوب رکھو۔ ابوذرؓ کعبہ کے دروازہ کو پکڑے ہوئے کہتے تھے کہ میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میرے اہل بیت تمہارے لیے نوحؑ کی کشتی کے مانند ہیں جو شخص اس کشتی میں سوار ہوا اس نے نجات پائی اور جو کشتی میں سوار ہونے سے پیچھے رہگیا وہ ہلاکی کا لقمہ ہوا۔ بس رسالہ اسی پر ختم ہوتا ہے۔

اے میرے معبود نبی فاطمہ کے طفیل ایمان پر میرا خاتمہ کر۔

اگر میری دعا قبولیت کو نہ پہنچی تو میں آل رسول کا دامن تھام لوں گا

سب تعریف اللہ کے لیے ہے اور سلام اس کے برگزیدہ بندوں پر

اے اللہ نبیؐ عربی اور اہل بیت کے صدقہ میں میری اور میرے والدین کی بخشش فرما اور تمام احباب سردار مدینہ صلعم اور ان کے اہل بیت کے طفیل میرے والدین اور مجھکو احسان سے نواز۔ اب خاتمہ پر ساری تعریف اللہ کے لیے اور صلوٰۃ وسلام اس کے حبیب محمد نبی امی پر جو قیامت تک کے لوگوں کے لیے سردار و آقا ہیں۔

تمت بالخیر

Marfat.com

تعلیقات

این رسالۂ انیقہ کہ از تصنیفاتِ امامِ ربّانی مجدّدِ الفِ ثانی قدس سرّہ (سنہ ۹۷۱ھ تا سنہ ۱۰۳۴ھ) ہست، اوّلاً درخاتمۂ مکتوباتِ شریفۂ آنحضرت (کہ از لکھنؤ نشر یافتہ) مشمول بود وہرگاہ کہ کم یاب بود این بندۂ ناچیز در ۱۳۸۵ھ / ۱۹۶۵ء از رام پور مع ترجمۂ اردو شائع کردہ ام وحالا (از سعیِ برادرِ روحانی عبدالغفار میمن صاحب) اشاعت پذیر شود۔

مولانا محمد ہاشم کشمی رح درباب این رسالہ، در زبدۃ المقامات (مطبوعۂ لکھنؤ ۱۳۰۷ھ - صفحہ ۱۳۱) گفتہ است :- "اربابِ تشیع در آن بلاد در غایتِ حشمت وجاہ بودند و بہ سلطان (اکبر) تقربِ تمام داشتند وسلطان نیز ضدِ دین و اربابِ دین درنہایت عداوت بود ولیکن از جوشِ غیرتِ اسلام کہ حضرت ایشان رح را حضرتِ حق سبحانہ عطا فرمودہ بود ملاحظۂ این وآن درخاطرِ شان خطور نمی بود"۔ حضرت امام ربّانی قدس سرّہ ہم گفتہ اند کہ "چون درین ایام رسالۂ کہ شیعہ در وقتِ محاصرۂ مشہد بعلماءِ ماوراءالنہر نوشتہ بودند درجوابِ رسالۂ آنہا درباب تکفیرِ شیعہ واباحۂ قتل و اموال آنہا مر مسلمانان را بود باین حقیر قلیل البضاعۃ رسید . . ."۔ این محاصرۂ مشہد وسبزوار بدستِ والیِ توران اعنیٰ عبدالمؤمن خان ابن عبداللہ خان ازبک (م سنہ ۱۰۰۶ھ) در سنہ ۱۰۰۰ھ روی نمودہ بود، پس قیاس است کہ حضرت مجدّد رحمۃ اللہ علیہ این رسالہ را ہم در آن سال تصنیف فرمودہ بودند۔

درین رسالہ فرقہ ہای اہلِ تشیع بدین گونہ مذکور اند :-

(۱) سبائیہ (ص ۸) - (۲) کاملیہ (ص ۸) - (۳) بیانیہ (ص ۸) - (۴) مغیریہ (ص ۸) - (۵) جناحیہ (ص ۸) - (۶) منصوریہ (ص ۸) - (۷) خطابیہ (ص ۱۰) (۸) غرابیہ (ص ۱۰) -

Marfat.com

(۹) ذمّیه (ص ۱۳) - (۱۰) یونسیه (ص ۱۳) - (۱۱) مفوّضه (ص ۱۴) - (۱۲) اسمٰعیلیه (ص ۱۵) -
(۱۳) زیدیه (ص ۱۶) - (۱۴) امامیه (ص ۱۶) - وغیرهم (بجمعهم) -
بعد از آن، جوابهاے اعتراضات اہلِ تشیع آغاز نماید و دلائلِ خمسهٔ علماے ماوراءالنهر (در ردِّ آن فرقه ہا) ہم بیان شود - یعنی از صفحات ۲۰ - ۴۴ - ۴۸ - ۵۱ - ۵۶ - ۶۶ آن دلائل را توشیح و تائید کرده شود. و در آخرِ این رساله، مناقبِ اہلِ بیت (رضوان اللہ علیهم) ہم مندرج است که سیزده باشد -
در رسالهٔ ہذا چنانکه از مولانا[1] محبوب الٰہی مدظله مستفاد می شود، این اضافه بعد از سطر ۸ - صفحه ۴، کرده می آید : —
دیارِ ہندوستان ہرچند از سائر ممالک در اسلام متأخر است و از اصحابِ کرام رضی اللہ عنهم ہیچ یکے باین اقلیمِ شریف نیاورده اند امّا از آن آوان که اسلام در آنجا ظاہر شده است و سلاطینِ اسلام استیلا یافته اند و مشائخِ عظام و اولیاے کرام از اطراف و جوانب تشریف آورده اند، معالمِ دین و اعلامِ اسلام زمان زمان در تزاید و ترقی است و بر سائرِ ممالک به یک جهت بلکه بوجوه مزیّت و فضیلت دارد که تمام سکانِ آن از اہلِ اسلام بر عقیدهٔ حقهٔ اہلِ سنّت و جماعت اند و نشانے از اہلِ بدعت و ضلالت در آن دیار پیدا نیست و طریقهٔ مرضیهٔ حنفیه دارند حتّی که بالفرض شخصے را که مذہبِ شافعی یا حنبلی داشته باشد طلب دارند نیابند و ہرچند این مذاہب از اہلِ حق اند امّا اہلِ ہوا و بدعت را گزیرگاه اند و حضرتِ خواجه خسرو علیه الرحمة و الرضوان در ملکِ ہندوستان می فرماید : — (نظم)

خوشا ہندوستان رونقِ دین - شریعت را کمال و عز و تمکین
ز بر دستانِ ہند و گشته پامال - فرو دستان ہمه در دادنِ مال
بدین عزّت شده اسلام منصور - بدان خواری سرانِ کفر مقهور
بذمّت گر نبودے رخصتِ شرع - نماندے نامِ ہندو ز اصل تا فرع
ز غزنین تا لبِ دریا درین باب - ہمه اسلام بینی بر یکے آب
نه ترسائی که از ناترس کاری - نهد بر بنده داغِ کردگاری
نه از جنسِ جہودان جنگ و جوریت - که از قرآن (کنند) دعوی به توریت
نه مُغ کز طاعتِ آتش شود شاد - ازو باصد زبان آتش بفریاد
مسلمانانِ نعمانی روش خاص - ز دل ہر چار آئین را باخلاص
نه کین با شافعی نے مهر با زید - جماعت را و سنّت را بجان صید

[1] مولانای موصوف [illegible] در این رساله [illegible] نقل کرده است

نه اهلِ اعتزالی کز فنِ شوم — ز دیدارِ خدا گردید محروم
نه رفضے تا رسد زان مذہبِ بد — جفاے بر وفاداران احمد ﷺ
نه آن سگ خارجی کز کینه سازی — کند با شیرِ حق ؓ روباه بازی
زہے ملکِ مسلمان خیز و دین جو — که ماہی نیز سُنّی خیزد از جو

تا قریب بالصد سال بر ہمین صرافت و لطافت بود تا آن که در زمانِ خاقانِ اعظم عبدالله خان، شیعه که در آن دیار غلبه و شیوع پیدا کرده بودند بعضے بقتل رسیدند و بعضے جلاے وطن شده به ہند آمدند و بحکام و سلاطین آن جا تقریب نموده بعضے جہّال را بمقدمات مزخرفه و مغالطات زراندوده اغوا نمودند و از راه بُردند و بر چند فتنه و فساد در اقلیم خراسان تسکین یافت و مسلمانان از شرارت آنها وا رستند، امّا از قدومِ بد یمنِ آن بدکیشان در دیارِ ہند، مسلمانان را فتورِ عظیم واقع شد و فتنه از سر پیدا گشت۔

ایضاً منقول است که بزرگے ہمواره دعا می کرد، الٰہی اہلِ خراسان را بجمعیت نگاه دار و از تفرقه امان بخش — مُریدان از کمالِ تعجب پرسیدند کہ یا شیخ این چه دعاست که در حقِ آن بے دولتان می کنید۔ فرمود کہ تفرقۂ ایشان موجب ضلالت و تفرقۂ عالم ست و ایقاظ فتنۂ نائم۔

(بعد ازین عبارت، از سطر ۹ صفحه ۴، آغاز نمائید — ... کہ چون درین ایام ...)

Marfat.com

Marfat.com

(...id-i Ehl-i Sünnet) kitâbı farsça olarak ...ılmışdır. İçinde arapça parçalar da var... ...r. Osmanlıca ve türkçe hiç yoktur. Bu kitâb Eshâb-ı kirâmın ve Ehl-i beytin büyüklüklerini, üstünlüklerini bildirmekdedir.

Işık Kitâbevi

Price : **6** TL.

Marfat.com

... id-i Ehl-i Sünnet) kitâbı farsça olarak ...mışdır. İçinde arapça parçalar da var... r. Osmanlıca ve türkçe hiç yoktur. Bu kitâb Eshâb-ı kirâmın ve Ehl-i beytin büyüklerini, üstünlüklerini bildirmekdedir.

Işık Kitâbevi

Price : **6** TL.

Marfat.com

تائیدِ اہلِ سنت

اعنی

حضرت امامِ ربّانی مجدّد و منوّر الفِ ثانی سرہندی قدس سرہ

مرتّبہ

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں

ایم اے۔ ایل ایل بی۔ پی ایچ ڈی۔ ڈی لٹ

صدر شعبۂ اردو۔ سندھ یونی ورسٹی۔ حیدرآباد

قد اعتنی بطبعه طبعة جديدة بالأوفست

حسين حلمی بن سعيد استانبولی

IŞIK KİTÂBEVİ

Dârüşşefeka Cad. No: 72

P.K. 35, Fâtih - İstanbul

Telefon : 21 82 27

Marfat.com